بقول شیعہ مصنف حضورؐ نے بھی متعہ کیا (معاذ اللہ)

امام جعفر صادقؒ سے بکر بن محمد نے متعہ کے بارے میں پوچھا پس آپ نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ کہ کوئی مسلمان مرد دنیا سے رخصت ہو جائے اور اس کے ذمہ حضورؐ کی خصلتوں میں سے کوئی ایک خصلت اپنا باقی رہ جائے۔ شیخ الصدوق کا کہنا ہے کہ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ کہ کوئی مرد مر جائے اور اس کے ذمہ حضورؐ کی کوئی خصلت باقی رہ گئی ہو یعنی مرنے والے نے وہ نہ اپنائی ہو میں نے امام سے پوچھا کیا رسولؐ نے متعہ کیا فرمایا ہاں

وسائل الشیعہ جلد ۲۱ ص ۱۳، ۱۲

أقول : حمله الشيخ وغيره [١] على التقية - يعني في الرواية - لأن إباحة المتعة من ضروريات مذهب الإماميّة ، وتقدّم ما يدلّ على ذلك [٢] ، وياتي ما يدلّ عليه [٣] والأخبار بمجمل النسخ والكراهة مع المفسدة .

٢ - باب استحباب المتعة وما ينبغي قصده بها

[٢٦٣٨٨] ١ - محمّد بن عليّ بن الحسين بإسناده عن بكر بن محمّد ، عن أبي

عبدالله (عليه السلام) قال : سألته عن المتعة؟ فقال : انّي لأكره للرجل المسلم أن يخرج من الدنيا وقد بقيت عليه خلّة من خلال رسول الله (صلى الله عليه وآله) لم يقضها .

ورواه الحميريّ في (قرب الإسناد) عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمّد ، مثله [١] .

[٢٦٣٨٩] ٢ - قال الصدوق: وقال الصادق (عليه السلام) : انّي لأكره للرجل أن يموت وقد بقيت عليه خلّة من خلال رسول الله (صلى الله عليه وآله) لم يأتها ، فقلت : فهل تمتّع رسول الله (صلى الله عليه وآله)؟ قال : نعم ، وقرأ هذه الآية : ﴿ وإذ أسرّ النّبي إلى بعض أزواجه حديثاً - إلى قوله: - ثيّبات وأبكاراً ﴾ [٢].

عبدالله (عليه السلام) قال : سألته عن المتعة؟ فقال : انّي لأكره للرجل المسلم أن يخرج من الدنيا وقد بقيت عليه خلّة من خلال رسول الله (صلى الله عليه وآله) لم يقضها .

ورواه الحميريّ في (قرب الإسناد) عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمّد ، مثله [١] .

[٢٦٣٨٩] ٢ - قال الصدوق: وقال الصادق (عليه السلام) : انّي لأكره للرجل أن يموت وقد بقيت عليه خلّة من خلال رسول الله (صلى الله عليه وآله) لم يأتها ، فقلت : فهل تمتّع رسول الله (صلى الله عليه وآله)؟ قال : نعم ، وقرأ هذه الآية : ﴿ وإذ أسرّ النّبي إلى بعض أزواجه حديثاً - إلى قوله: - ثيّبات وأبكاراً ﴾ [٢].

[٢٦٣٩٠] ٣ - وبإسناده عن صالح بن عقبة ، عن أبيه ، عن أبي جعفر (عليه السلام) قال : قلت : للمتمتّع ثواب ؟ قال : ان كان يريدُ بذلك وجه الله تعالى وخلافاً على من أنكرها لم يكلّمها كلمة إلّا كتب الله له بها حسنة ، ولم يمدّ يده إليها

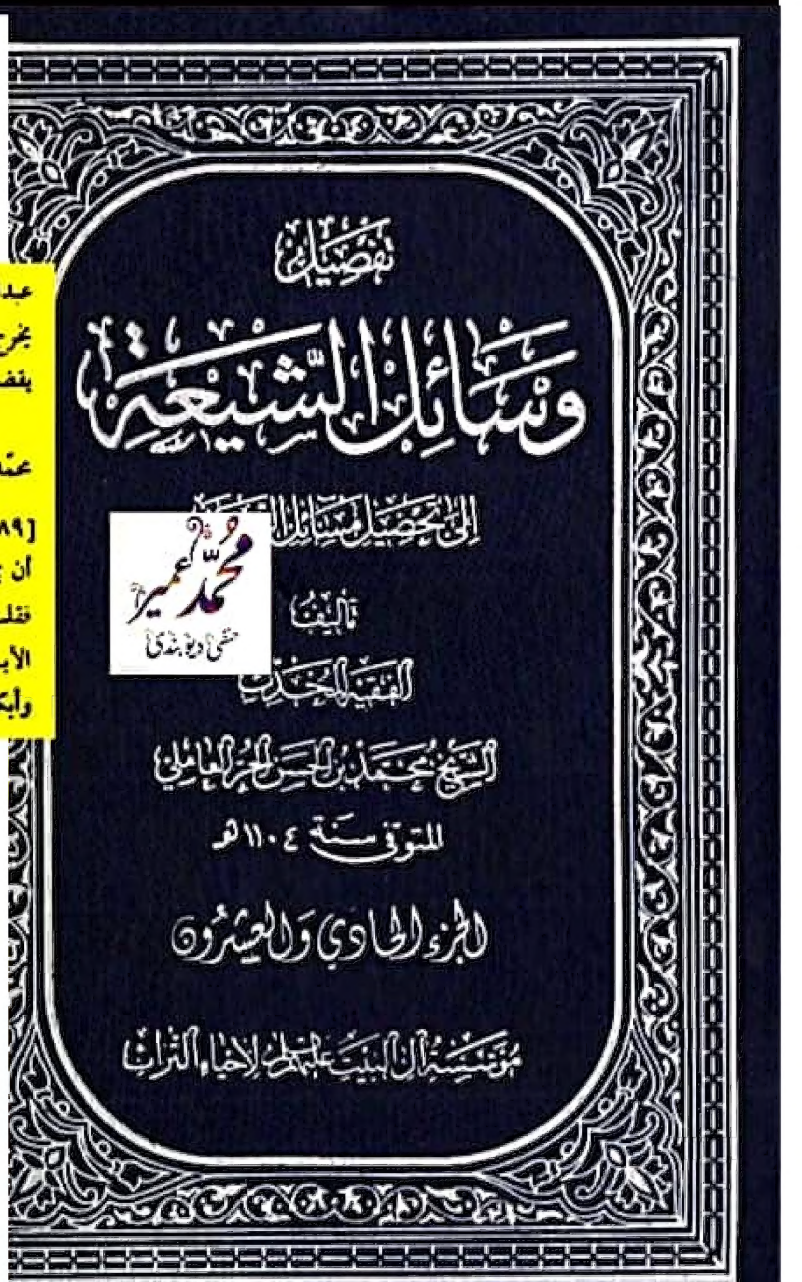

عقائد رافضیت کے مطابق متعہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے (استغفر اللہ)

امام جعفر صادقؒ سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے میں نے آنجناب سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے وہ مرد مسلم نا پسند ہے جو دنیاں سے کوچ کرے اور اس پر رسولؐ کی سنتوں میں کسی سنت پر عمل کرنا باقی رہے جائے اور اس نے اسے پورا نہیں کیا

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۵

تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ اور جب وہ غسل (جنابت) کرے گا تو اس کے بال سے جتنے پانی کے قطرے گرے ہیں اتنے گناہ بخش دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ بالوں کی تعداد کے برابر؟ آپؑ نے فرمایا ہاں بالوں کی تعداد کے برابر۔

(۳۶۰۱) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو آپؐ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت جبریل علیہ السلام ملے اور کہا کہ اے محمدؐ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری امت میں جتنے مرد عورتوں سے متعہ کریں گے میں نے انہیں بخش دیا۔

(۳۶۰۲) اور بکر بن محمد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ مجھے وہ مرد مسلم نا پسند ہے جو دنیا سے کوچ کرے اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں کسی سنت پر عمل کرنا باقی رہ جائے اور اس نے اسے پورا نہیں کیا ہو۔

(۳۶۰۳) قاسم بن محمد جوہری نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک شخص کے خط میں جو اس نے حضرت امام ابو الحسن علیہ السلام کو تحریر کیا تھا پڑھا (اس میں دریافت کیا گیا تھا) کہ ایک شخص نے ایک عورت سے ایک

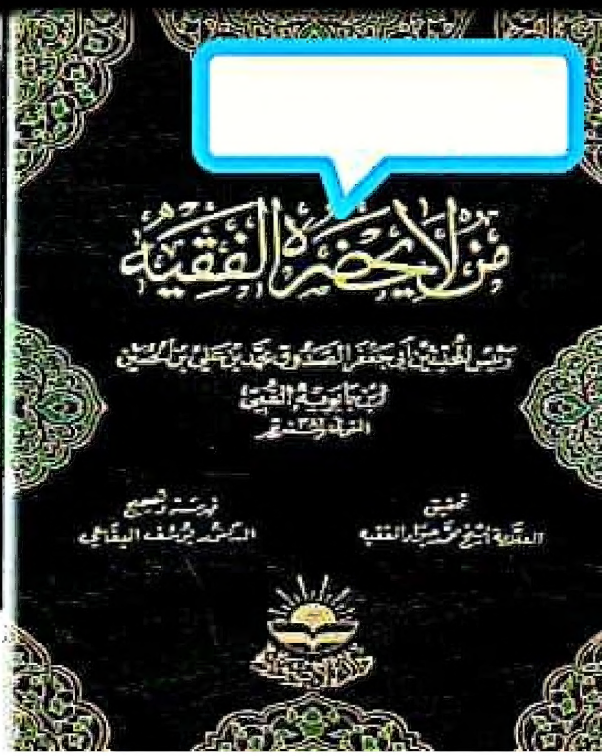

باقر مجلسی لعنتی لکھتا ہیکہ رسول اللہ ﷺ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا (نعوذ و باللہ) آپ متعہ کیا کریں۔

عجالہ حسنہ رسالہ متعہ۔ صفحہ نمبر 9۔ ملا باقر مجلسی ملعون۔

www.SunniLibrary.com

سعی ناحق سے ہوگا حاصل کیا
حق کے آگے فروغ باطل کیا

عجالۂ حسنہ

ترجمہ

رسالۂ متعہ

مؤلفہ

فاضل جلیل عالم نبیل جناب الاخوند مولٰنا محمد باقر مجلسی اصفہانی طاب ثراہ الشریف

ترجمہ

الراجی الی رحمۃ القوی سید محمد جعفر قدسی جائسی ایدہ اللہ العزیز

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع شد

Youtube.com/DifaeSahaba

عناد اسے منع کرتے ہیں میں جمع کروں اور زبان فارسی میں لکھوں شاید کہ موافق و مخالف اس طرف راغب ہو کر ثواب سے بہرہ مند ہوں، ناظرین با بصیرت سے امید ہے کہ اس رسالہ میں جو سہو و خطا انکی نظر شریف میں معلوم ہو اگر وہ قابل اصلاح ہو تو قلم لطف و احسان سے اسکی اصلاح فرماویں والا ذہن عفو و غفران سے چھپاویں۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ دو عقد اور خاتمہ پر مرتب کیا گیا ہے۔

مقدمہ: متعہ کے سنت مؤکدہ ہونے اور مخالفون کے ظلم و عناد سے منع کرنے کا بیان

جاننا چاہئے کہ متعہ کے متعلق آیۂ کریمہ نازل ہوا ہے اور انبیاء و مرسلین کے سردار حضرت احمد مختار سے احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ منجملہ انکے یہاں اس حدیث کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے جو حضرت سلمان فارسی ابن اسود کندی اور عمار یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت کیگئی ہے۔

راویان حدیث کہتے ہیں: ہم لوگ ایک دن خدمت باسعادت سرور اصفیا محمد مصطفٰے میں حاضر تھے کہ ناگاہ آپ کھڑے ہو کر ایک خطبہ ارشاد فرمانے لگے اور فرمایا کہ حمد و ثنا جناب رب العزت کیلئے مخصوص ہے پھر اپنا ذکر فرما کر اپنے اوپر درود بھیجا پھر اپنا روئے مبارک ہماری طرف پھیرا اور بیان کیا۔ اے گروہ مردم! بتحقیق کہ پروردگار عالم کیطرف سے میرے بھائی جبرئیل آیۂ متعہ کا تحفہ لیکر مجھ پر نازل ہوئے اور وہ آیۂ مبارکہ یہ ہے فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فريضة ولا جناح عليكم فيما تراضيتم به من بعد الفريضة ان الله كان عليما حكيما (پس جن عورتوں سے تمنے متعہ کیا ہو تو جو مہر معین کیا ہے انہیں دیدو اور مہر کے مقرر ہونے کے بعد اگر آپس میں کم و بیش پر راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے بیشک خدا ہر چیز سے واقف اور مصلحتوں کا جاننے والا ہے)

خدائے برحق نے ایسی نعمت سے ہمیں سرفراز کیا جو پیغمبران ماسبق میں سے کسیکو بھی نہیں بخشی گئی، میں تم کو متعہ کرنے کا حکم دیتا ہوں تاکہ میرے بعد اور میرے زمانہ میں یہ میری سنت رہے، جو میرے کہنے پر عمل کریگا اور اسے رواج دیگا وہ مجھ سے ہے۔ جسنے حکم متعہ میں اختلاف

رسول ﷺ پر ایک ایسا الزام کہ

جس نے متعہ کا انکار کیا وہ لعنتی ہے جھنمی ہے ۔۔۔ (العیاذ باللہ)۔

عجالہ حسنہ رسالہ متعہ۔ صفحہ نمبر 10۔ ملا باقر مجلسی ملعون۔

www.SunniLibrary.com

اس نے حکم خدا کی مخالفت کی، جتنے لوگ اس مجلس میں حاضر ہیں وہ آگاہ ہو جائیں کہ جو شخص مجھ سے عداوت رکھنے کی وجہ سے اسکی تکذیب یا اسے معطل اور برطرف کرے میں اسوقت حضرت رب العزت کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ وہ شخص اہل جہنم سے ہے احکام متعہ میں جو میری مخالفت کرے اسپر خدا کی لعنت ہو جو متعہ کرنے سے منکر ہوا اس نے مجھے مخالفت کی، جس نے میری مخالفت کی وہ خدائے تعالیٰ کا مخالف ہوا جسنے خدا تعالیٰ سے مخالفت کی وہ اہل دوزخ سے ہے،

واضح ہو کہ مخصوص کیا حق تعالیٰ نے متعہ کرنا میرا اور میری اُمت کیلئے اُس شرف کیوجہ سے جو دوسروں کے مقابلہ میں مجھکو حاصل ہے (مترجم) اس سے یہ ظاہر ہوا کہ جس طرح تمامی مخلوقات پر آنحضرت کو فضیلت ہے اسی طرح متعہ نہ کرنیوالوں پر متعہ کرنیوالوں کو فضیلت ہے ۱۲)

عبداللہ و عباس و سدی و سعید بن جبیر اور ایک جماعت تابعین سے مفسرین روایت کرتے ہیں کہ آیۂ مذکورہ میں استمتاع سے نکاح متعہ مراد ہے،

شاذ قرأت میں عبداللہ عباس و عبداللہ ابن مسعود اور ابن ابی کعب وغیرہ سے آیۂ مبارکہ متعہ اس طرح منقول ہے فما استمتعوا بہ منھن فاٰتوا اجورھن فریضۃ (عورتوں سے متعہ کرو اور ان کی واجب یافتنی اُجرتیں اُنھیں دیدو) باب متعہ میں بھی آیت نص ہے کیونکہ مدت معینہ سوا عقد متعہ کے اور کسی عقد میں نہیں ہے۔

ایک شخص نے عبداللہ بن عباس سے متعہ کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تو نے سورۂ نساء میں فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمّٰی (استمتاع کرو تم اُن سے مدت معینہ تک) نہیں پڑھا؟ اس نے کہا کہ میں نے اِلیٰ اجلٍ مُسمّٰی تو نہیں پڑھا عبداللہ

Youtube.com/DifaeSahaba

دوزخ آزاد شود وهر که دو بار متعه کند چهار دانک او از آتش دوزخ آزاد شود وهر که سه بار متعه کند همه او از آتش دوزخ آزاد شود . ونیز آورده که « قال النبی ﷺ من تمتع مرة امن من سخط الجبار ومن تمتع مرتین حشر مع الابرار ومن تمتع ثلاث مرات زاحمنی فی الجنان » یعنی هر که یکبار متعه کند ایمن شود از خشم خدای قهار وهر که دوبار متعه کند محشور شود بانیکوکاران وهر که سه بار متعه کند مزاحمت ومقارنت وهمنشینی کند بامن در روضهٔ جنان بدرجه رضوان وایضاً آورده که « من تمتع مرة کان درجته کدرجة الحسن ؑ ومن تمتع مرتین فدرجته کدرجة الحسن ؑ ومن تمتع ثلاث مرات کان درجته کدرجة علی بن ابیطالب ؑ ومن تمتع اربع مرات فدرجته کدرجتی » یعنی هر که یکبار متعه کند درجهٔ او چون درجهٔ حسن ؑ باشد وهر که دوبار متعه کند درجهٔ او چون درجهٔ حسن ؑ باشد وهر که سه بار متعه کند درجه او چون درجهٔ علی بن ابی طالب ؑ باشد وهر که چهار بار متعه کند درجهٔ او مانند درجه من(۱) باشد. وایضاً « قال من خرج من الدنیا ولم یتمتع جاء یوم القیمة وهو اجدع » یعنی هر که از دنیا بیرون رود ومتعه نکرده باشد روز قیامت گوش ندارد بریده وبدخلقت محشور شود و اینحدیث باحدیث

شیعہ مفسر فتح اللہ کاشانی فضائلِ متعہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے

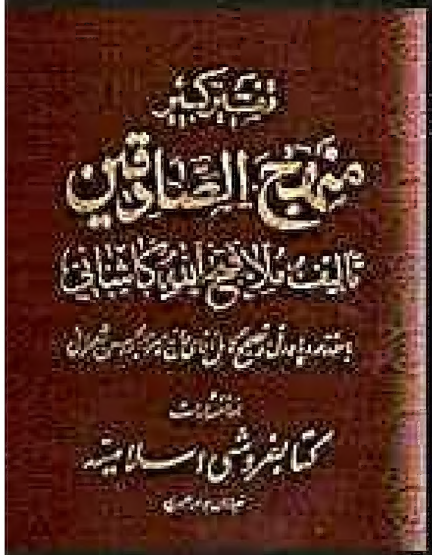

جس نے ایک مرتبہ متعہ کیا وہ امام حسینؓ کے درجہ کو پہنچ گیا

جس نے دو مرتبہ متعہ کیا وہ امام حسنؓ کے درجہ کو پہنچ گیا

جس نے تین مرتبہ متعہ کیا وہ امام علیؓ کے درجہ کو پہنچ گیا

اور

جس نے چار مرتبہ متعہ کیا وہ حضرت محمدؐ کے درجہ کو پہنچ گیا

04-Aug-2015

استغفر اللہ

دس سال کی لڑکی سے متعہ

محمد بن مسلم سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ایک لڑکی ہے کیا اس سے کوئی شخص متعہ کرلے آپ نے فرمایا ہاں لیکن کوئی چھوکری نہ ہو جس کو دھوکا دے دیا گیا ہو میں نے عرض کیا اللہ آپ کا بھلا کرے اس کی عمر کی حد کتنی ہو جس طرح پہنچ کر یہ سمجھا جائے کہ اس نے دھوکہ نہیں کھایا آپ نے فرمایا کہ دس سال کی لڑکی ہو

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۳

(زن یہود یہ سے نکاح نہیں ہوتا اور نہ زن نصرانیہ سے نکاح ہوگا۔ متعہ کا نکاح ہو یا غیر متعہ کا نکاح۔

(۳۵۸۹) حسن نفیسی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص زن یہود یہ و نصرانیہ سے متعہ کرے تو حضرت امام ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی ایک آزاد مومنہ سے متعہ کرے اور یہ اس سے زیادہ عزت و عزت کی بات ہے۔

(۳۵۹۰) علی بن رئاب سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب کو یہ دریافت کرنے کے لئے خط لکھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اور اس کی طرف جانے سے پہلے یا اس کی طرف جانے کے بعد متعہ کے ایام اس کو ہبہ کر دینے کیا اس کے لئے جائز ہے کہ ان ہبہ شدہ ایام میں اس کی طرف رجوع کرے تو جواب میں آیا کہ وہ رجوع نہیں کرے گا۔

(۳۵۹۱) محمد بن یحییٰ عطار نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ایک لڑکی ہے کیا اس سے کوئی شخص متعہ کرلے۔ آپ نے فرمایا ہاں لیکن کوئی چھوکری نہ ہو کہ جس کو دھوکا دے دیا گیا ہو۔ میں نے عرض کیا اللہ آپ کا بھلا کرے اس کی عمر کی حد کتنی ہو جس طرح پہنچ کر یہ سمجھا جائے کہ اس نے دھوکا نہیں کھایا ہے آپ نے فرمایا کہ دس (۱۰) سال کی لڑکی ہو۔

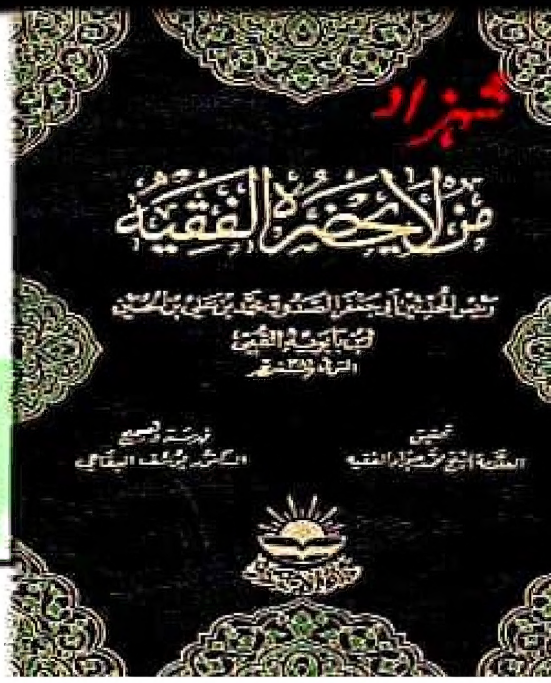

مشت زنی شیعوں کے نزدیک جائز ہے فرمان امام جعفر صادقؒ (معاذ اللہ)

امام جعفر صادقؒ سے مشت زنی کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس پر کوئی مواخذ یعنی (حد) نہیں ہے یہ تو خود اپنے وجود سے جماع کرنا ہے

فروع الکافی جلد ۵ صفحہ نمبر ۳۲۵

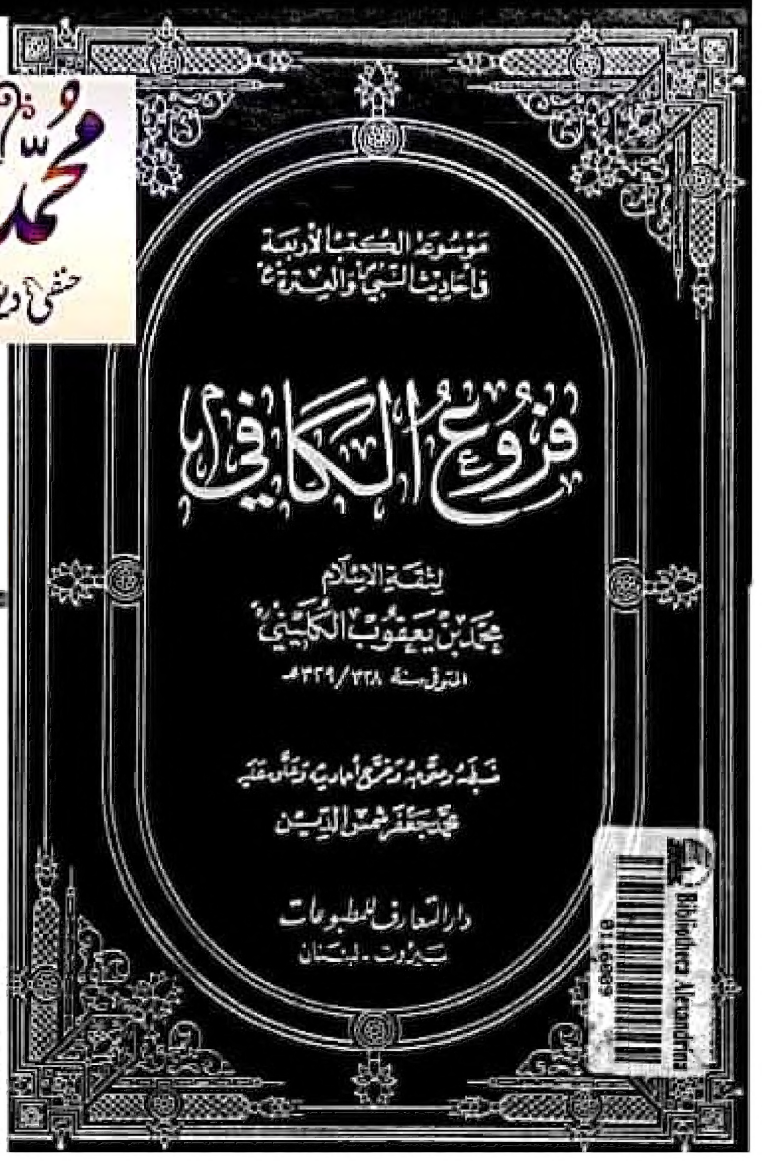

محمد عمیر
حنفی دیوبندی

Bibliotheca Alexandrina
0116989

٣٧٣ - باب: محاش النساء

١ - ... الحسين بن محمد، عن معلى بن محمد، عن الحسن بن علي، عن أبان، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن إتيان النساء في أعجازهن، فقال: هن لعبتك لا توذها.

٢ - محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن علي بن الحكم قال: سمعت صفوان بن يحيى يقول: قال له: إن رجلا من مواليك أمرني أن أسألك عن مسألة وأستحيي منك أن أسألك، فقال: لعلك تسأل عن الرجل يأتي امرأته في قبرها؟ قال: فقال له: لك لا، قال: فلعله سأل عن أن يأتي امرأته في دبرها؟ قال: إن ذلك.

٣٧٤ - باب: الخصخصة ونكاح البهيمة

١ - عدة من أصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن العلاء بن رزين، عن رجل، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الخصخصة، فقال: هي من المزاجي ونكاح الأمة خير منه.

٢ - أحمد بن محمد، عن أبي يحيى الواسطي، عن إسماعيل النخعي، عن زرارة، بن أعين، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الذلك قال: ناكح نفسه لا شيء عليه.

٣ - محمد بن يحيى، عن محمد بن أحمد، عن أحمد بن الحسن، عن عمرو بن سعيد، عن مصدق

٣١٦ الفروع من الكافي ج

ابن صدقة، عن عمار بن موسى، عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل ينكح بهيمة أو يدلك قال: قال ما أزال به الرجل نادما في هذا ويشبه فهو زنى.

٤ - عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد، عن علي بن الريان، عن أبي الحسن عليه السلام أنه كتب إليه رجل يكون مع النساء لا يباشرها إلا بين وركيها [و يباعدها] يتحرك حتى ينزل ماء الذي عليه وهل يتلذذ به هذا الخصخصة؟ فوقع في الكتاب يدلك بالذي أمره.

٥ - علي بن محمد الكليني، عن صالح بن أبي حماد، عن محمد بن إسماعيل النوفلي، عن الحسين بن المختار، عن بعض أصحابه، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: ملعون من نكح بهيمة.

٣٧٥ - باب: الزنا

١ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن حماد بن عيسى، عن علي بن سالم، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن أشد الناس عذابا يوم القيامة رجل أمر بحد من حدود الله في رجم فحرم عليه.

٢ - علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن أبي عمير، وحماد بن عيسى، عن علي بن سالم قال: قال

خمینی ملعون کا پانچ 5 سالہ بچی سے متعہ

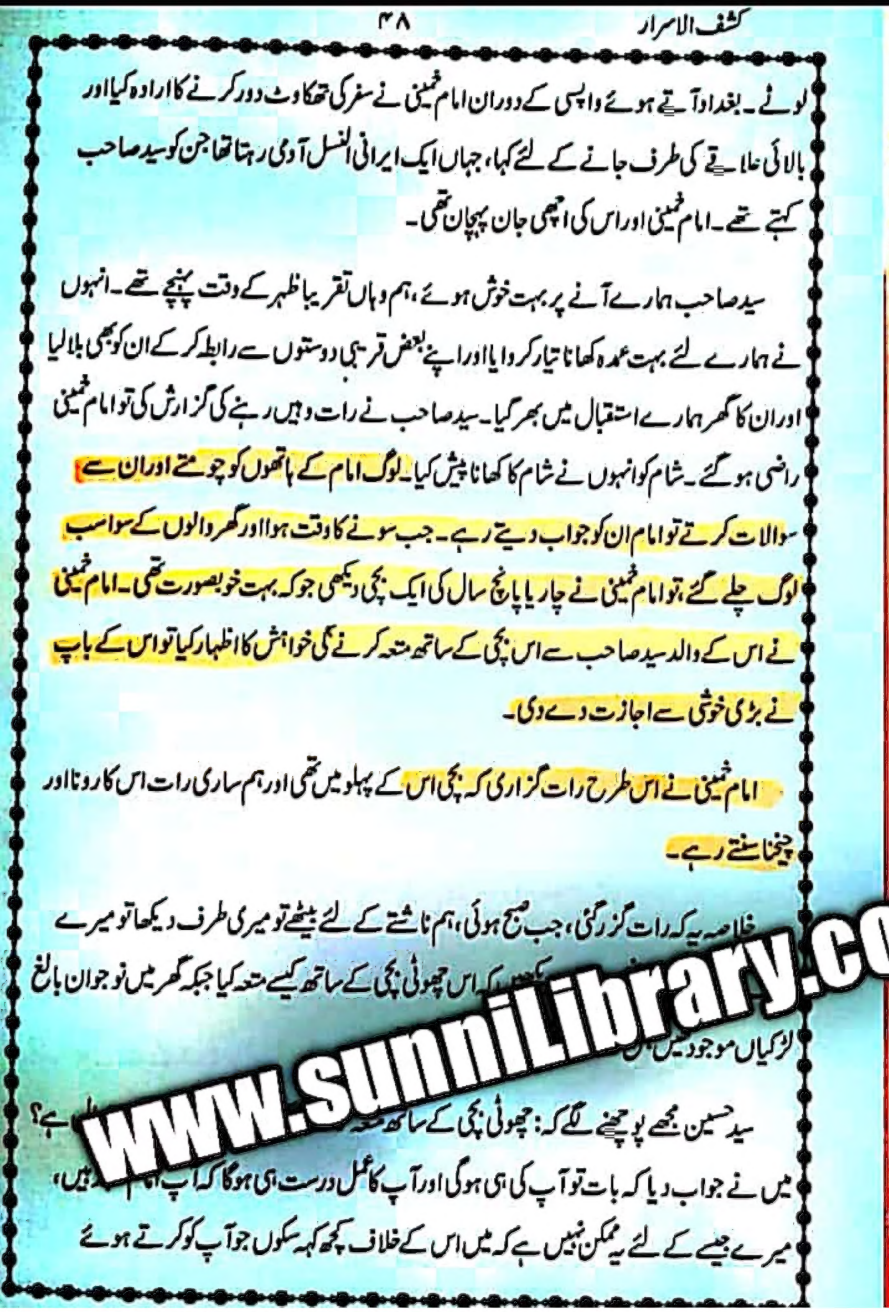

لوٹے۔ بغداد آتے ہوئے واپسی کے دوران امام خمینی نے سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کا ارادہ کیا اور بالائی علاقے کی طرف جانے کے لئے کہا، جہاں ایک ایرانی النسل آدمی رہتا تھا جن کو سید صاحب کہتے تھے۔ امام خمینی اور اس کی اچھی جان پہچان تھی۔

سید صاحب ہمارے آنے پر بہت خوش ہوئے، ہم وہاں تقریباً ظہر کے وقت پہنچے تھے۔ انہوں نے ہمارے لئے بہت عمدہ کھانا تیار کروایا اور اپنے بعض قریبی دوستوں سے رابطہ کر کے ان کو بھی بلا لیا اور ان کا گھر ہمارے استقبال میں بھر گیا۔ سید صاحب نے رات وہیں رہنے کی گزارش کی تو امام خمینی راضی ہو گئے۔ شام کو انہوں نے شام کا کھانا پیش کیا۔ لوگ امام کے ہاتھوں کو چومتے اور ان سے سوالات کرتے تو امام ان کو جواب دیتے رہے۔ جب سونے کا وقت ہوا اور گھر والوں کے سوا سب لوگ چلے گئے، تو امام خمینی نے چار یا پانچ سال کی ایک بچی دیکھی جو کہ بہت خوبصورت تھی۔ امام خمینی نے اس کے والد سید صاحب سے اس بچی کے ساتھ متعہ کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تو اس کے باپ نے بڑی خوشی سے اجازت دے دی۔

امام خمینی نے اس طرح رات گزاری کہ بچی اس کے پہلو میں تھی اور ہم ساری رات اس کا رونا اور چیخنا سنتے رہے۔

خلاصہ یہ کہ رات گزر گئی، جب صبح ہوئی، ہم ناشتے کے لئے بیٹھے تو میری طرف دیکھا تو میرے [illegible] کہ اس چھوٹی بچی کے ساتھ کیسے متعہ کیا جبکہ گھر میں نوجوان بالغ لڑکیاں موجود ہیں [illegible]

سید حسین مجھے پوچھنے لگے کہ: چھوٹی بچی کے ساتھ متعہ [illegible] ہے؟ میں نے جواب دیا کہ بات تو آپ کی ہی ہوگی اور آپ کا عمل درست ہی ہوگا کہ آپ امام [illegible] ہیں، میرے جیسے کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں اس کے خلاف کچھ کہہ سکوں جو آپ کو کرتے ہوئے

www.SunniLibrary.com

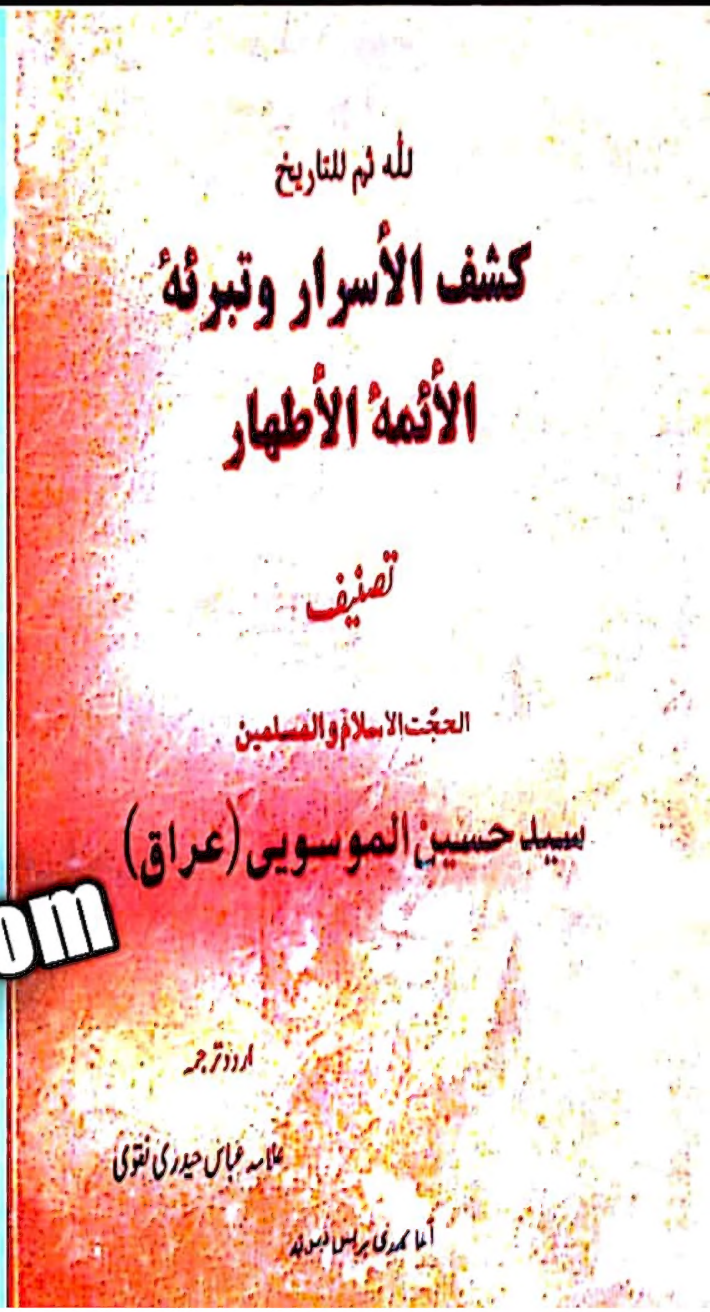

آزاد مومنہ سے متعہ کرنا زیادہ عزت و حرمت کی بات ہے

حسن تفلیسی نے امام رضاؑ سے دریافت کیا کہ ایک شخص زن یہودیہ و نصرانیہ سے متعہ کرے تو حضرت نے فرمایا کہ آدمی ایک آزاد مومنہ سے متعہ کرے اور یہ اس سے زیادہ عزت و حرمت کی بات ہے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۳

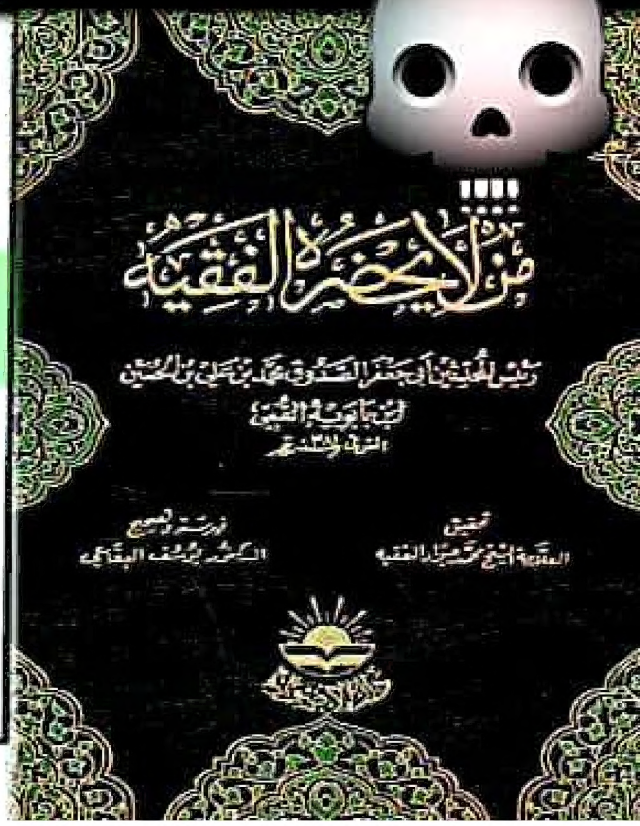

تعالیٰ کا ارشاد ہے الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ و الزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک و حرم ذلک علی المومنین (سورۂ نور آیت ۳) (زانی نہیں نکاح کرے گا سوائے زانیہ اور مشرکہ کے اور زانیہ سے کوئی نکاح نہیں کرے گا سوائے زانی اور مشرک کے۔ اور یہ مومنین پر حرام ہے)۔

(۳۵۸۸) سعدان نے ابی بصیر سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ زن یہودیہ سے نکاح نہیں ہوتا اور نہ زن نصرانیہ سے نکاح ہوگا۔ متعہ کا نکاح ہو یا غیر متعہ کا نکاح۔

(۳۵۸۹) حسن تفلیسی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص زن یہودیہ و نصرانیہ سے متعہ کرے تو حضرت ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی ایک آزاد مومنہ سے متعہ کرے اور یہ اس سے زیادہ عزت و حرمت کی بات ہے۔

(۳۵۹۰) علی بن رئاب سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ کو یہ دریافت کرنے کے لئے خط لکھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اور اس کی طرف جانے سے پہلے یا اس کی طرف جانے کے بعد متعہ کے ایام اس کو ہبہ کر دیئے کیا اس کے لئے جائز ہے کہ ان ہبہ شدہ ایام میں اس کی طرف رجوع کرے تو جواب میں آیا کہ وہ رجوع نہیں کرے گا

(۳۵۹۱) محمد بن یحییٰ الخثعمی نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے دریافت کیا کہ ایک لڑکی ہے کیا اس سے کوئی شخص متعہ کرلے۔ آپؑ نے فرمایا ہاں لیکن کوئی مجبوری نہ ہو کہ اس کو دھوکا دے دیا گیا ہو۔ میں نے عرض کیا تھا آپ کا بھلا کرے اس کی عمر کی حد کتنی ہو جس تک پہونچ کر یہ سمجھا جائے کہ اس نے دھوکا نہیں کھایا ہے آپؑ نے فرمایا کہ دس (۱۰) سال کی لڑکی ہو۔

کنجری سے بھی متعہ کیا جا سکتا ہے

زرارہ کہتا ہے کہ میرے موجودگی میں عمار نے امام جعفرؓ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ جس نے عقدِ متعہ کے طور پر ایک اوباش (کنجری) عورت سے نکاح کر رکھا ہے اس کا کیا حکم ہے فرمایا اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں ہے

تہذیب الاحکام جلد ۷ ص ۲۵۳

﴿ ١٠٨٩ ﴾ ١٤ — واما ما رواه أحمد بن محمد عن ابي الحسن عن بعض اصحابنا يرفعه الى ابي عبد الله عليه السلام قال: لا تتمتع بالمؤمنة فتذلها.

فهذا حديث مقطوع الاسناد شاذ، ويحتمل ان يكون المراد به إذا كانت المرأة من اهل بيت الشرف فانه لا يجوز التمتع بها لما يلحق اهلها من العار ويلحقها هي من الذل ويكون ذلك مكروهاً دون ان يكون محظوراً.

وقد رويت رخصة في التمتع بالفاجرة إلا انه يمنعها من الفجور.

﴿ ١٠٩٠ ﴾ ١٥ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي ابن حديد عن جميل عن زرارة قال: سأل عمار وانا عنده عن الرجل يتزوج الفاجرة متعة قال: لا بأس وان كان التزويج الآخر فليحصن بابه.

﴿ ١٠٩١ ﴾ ١٦ — عنه عن سعدان عن علي بن يقطين قال: قلت لأبي الحسن عليه السلام: نساء اهل المدينة قال: فواسق قلت: فأتزوج منهن؟ قال: نعم.

ومتى اراد الرجل تزويج المتعة فليس عليه التفتيش عنها بل يصدقها في قولها.

﴿ ١٠٩٢ ﴾ ١٧ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن علي بن السندي عن [illegible] ابي عبد الله [illegible] فتشت [illegible] عن بعض [illegible] متعة فقيل له [illegible]

﴿ ١٠٩٤ ﴾ ١٩ — وعنه عن الهيثم بن ابي مسروق النهدي عن أحمد بن

٥ - ١٠٨٩ - ١٠٩٠ - ١٠٩١ - الاستبصار ج ٣ ص ١٤٣

﴿ ١٠٩٠ ﴾ ١٥ — روى محمد بن أحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي ابن حديد عن جميل عن زرارة قال: سأل عمار وانا عنده عن الرجل يتزوج الفاجرة متعة قال: لا بأس وان كان التزويج الآخر فليحصن بابه.

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله

تأليف

محمد عمیر
حنفی دیوبندی

ماں اور بہن وغیرہ سے وطی کرنا ایک وجہ سے جائز اور دوسری وجہ سے ناجائز ہے

معنی سفاح کا جو زنا کا غیر ہے اسے صرف سفاح ہی کہا جائے گا جس کا معنی یہ ہے کہ نکاح کے ذریعہ جس میں حرام ملا ہوا ہو یہ سفاح اس لیے ہوا کہ یہ نکاح حرام ہے اور اس میں حلت کا شائبہ بھی موجود ہی لہذا ان دونوں احتمالات کی وجہ سے اسے سفاح کہیں گئے کیونکہ اس میں غلبہ وجہ نکاح کو ہے مگر یہ نکاح حرام کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے لیکن یہ مشابہت ہوتے ہوئے یہ خالص حرام نہ بنے گا اور نہ ہی خالص حلال کہلائے گا حرام کی مشابہت اس طرح کہ ایسا کرنے والا دراصل اللہ تعالی کے حکم کے خلاف کا قصد کرتا ہے اور حلت اس لیے کہ وہ اس کی تاویل یا اس کو غلطی سے کر بیٹھتا ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ان محرمات سے نکاح کرتا ہے جن کا ذکر اللہ تعالی نے قرآن کریم میں یوں فرمایا حرمت علیکم امہاتکم! یہ سب عورتیں اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو بوجہ نکاح حلال ہو گئیں لیکن اللہ تعالی کے منع فرمانے کی وجہ سے حرام ہوئیں پس یہ عورتیں یعنی محرمات بوجہ نکاح کے حلال اور حرام فاسد دوسری وجہ سے ہیں کیونکہ اللہ تعالی کے فرمانے کے بعد آدمی کو اسی طرح نکاح کرنا چاہیے تھا جس طرح نکاح کی وہ اجازت دیتا ہے چونکہ محرمات سے نکاح کرنے کی اللہ تعالی نے اجازت نہ دی اس لیے یہ سفاح ہو گا اور مردود ہو گا لہذا اسی نکاح پر قائم نہیں رہنے دیا جائے گا بلکہ امام ان کے درمیان تفریق کر دے گا لیکن ان کا نکاح کر کے وطی یعنی زنا کرنا بھی نہیں ہو گا اور نہ ہی اس وطی سے پیدا ہونے والی اولاد حرامی ہو گئی سو جو شخص اس طرح پیدا ہونے والے کسی بچے کی ماں یا باپ پر زنا کی تہمت لگائے گا اس کو قذف کی حد لگائی جائے گی کیونکہ یہ بچے صحیح نکاح سے پیدا ہوئے ہیں اگرچہ اس نکاح سے فساد تھا اور وہ بوجہ محرمات ہونے کے تھا بچہ یا بچی اس صورت میں اپنے باپ کی طرف ہی منسوب ہوں گے کیونکہ وہ درست شادی سے پیدا ہوئے اور یہ نکاح ایک مذہب کے مطابق پڑھا گیا لہذا زنا سے خارج ہو گا ہاں اتنا ضرور ہے کہ ایسے شخص کو سزا ملنی چاہیے اور اس کی سزا یہ ہے یہ ان دونوں نکاح کرنے والوں کو جدا جدا کر دیا جائے

فروع الکافی جلد ۵ ص ۳۴۵،۳۴۶

فَأَمَّا مَعْنَى السِّفَاحِ الَّذِي هُوَ غَيْرُ الزِّنَى وَهُوَ مُسْتَحِقٌّ لِاسْمِ السِّفَاحِ وَمَعْنَاهُ فَالَّذِي هُوَ مِنْ وَجْهِ النِّكَاحِ مَشُوبٌ بِالْحَرَامِ وَإِنَّمَا صَارَ سِفَاحاً لِأَنَّهُ نِكَاحٌ حَرَامٌ مَنْسُوبٌ إِلَى الْحَلَالِ وَهُوَ مِنْ وَجْهِ الْحَرَامِ، فَلَمَّا كَانَ وَجْهٌ مِنْهُ حَلَالاً وَوَجْهٌ حَرَاماً كَانَ اسْمُهُ سِفَاحاً، لِأَنَّ الْغَالِبَ عَلَيْهِ نِكَاحُ تَزْوِيجٍ إِلَّا أَنَّهُ مَشُوبٌ ذَلِكَ التَّزْوِيجُ بِوَجْهٍ مِنْ وُجُوهِ الْحَرَامِ غَيْرُ خَالِصٍ فِي مَعْنَى الْحَرَامِ بِالْكُلِّ وَلَا خَالِصٌ فِي وَجْهِ الْحَلَالِ بِالْكُلِّ، أَمَّا أَنْ يَكُونَ الْفِعْلُ مِنْ وَجْهِ الْفَسَادِ وَالْقَصْدِ إِلَى غَيْرِ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ مِنْ وَجْهِ التَّأْوِيلِ وَالْخَطَإِ وَالِاسْتِحْلَالِ بِجِهَةِ التَّأْوِيلِ وَالتَّقْلِيدِ نَظِيرُ الَّذِي يَتَزَوَّجُ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ تَحْرِيمَهَا فِي الْقُرْآنِ مِنَ الْأُمَّهَاتِ وَالْبَنَاتِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ كُلُّ ذَلِكَ حَلَالٌ فِي جِهَةِ التَّزْوِيجِ حَرَامٌ مِنْ جِهَةِ مَا نَهَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ وَكَذَلِكَ الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا مُسْتَحِلًّا لِذَلِكَ فَيَكُونُ تَزْوِيجُهُ ذَلِكَ سِفَاحاً مِنْ وَجْهَيْنِ مِنْ وَجْهِ الِاسْتِحْلَالِ وَمِنْ وَجْهِ التَّزْوِيجِ فِي الْمِدَّةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَاهِلاً غَيْرَ مُتَعَمِّدٍ لِذَلِكَ وَنَظِيرُ الَّذِي يَتَزَوَّجُ الْحُبْلَى مُتَعَمِّداً بِعِلْمٍ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمُحْصَنَةَ الَّتِي لَهَا زَوْجٌ بِعِلْمٍ، وَالَّذِي يَنْكِحُ الْمَمْلُوكَةَ مِنَ الْفَيْءِ قَبْلَ الْمَقْسَمِ، وَالَّذِي يَنْكِحُ الْيَهُودِيَّةَ وَالنَّصْرَانِيَّةَ وَالْمَجُوسِيَّةَ وَعَبَدَةَ الْأَوْثَانِ عَلَى الْمُسْلِمَةِ الْحُرَّةِ، وَالَّذِي يَقْدِرُ عَلَى الْمُسْلِمَةِ فَيَتَزَوَّجُ الْيَهُودِيَّةَ أَوْ غَيْرَهَا مِنْ أَهْلِ الْمِلَلِ تَزْوِيجاً دَائِماً بِمِيرَاثٍ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ عَلَى الْحُرَّةِ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْأَمَةَ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا، وَالْمَمْلُوكُ يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ حُرَّتَيْنِ وَالْمَمْلُوكُ يَكُونُ عِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ إِمَاءٍ تَزْوِيجاً صَحِيحاً، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِ حَرَائِرَ، وَالَّذِي لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَيُطَلِّقُ وَاحِدَةً تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً بَائِنَةً ثُمَّ يَتَزَوَّجُ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ مِنْهُ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ الْمُطَلَّقَةَ مِنْ بَعْدِ تِسْعِ تَطْلِيقَاتٍ بِتَحْلِيلٍ مِنْ أَزْوَاجٍ وَهِيَ لَا تَحِلُّ لَهُ أَبَداً، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ الْمُطَلَّقَةَ بِغَيْرِ وَجْهِ

الطَّلَاقِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِي كِتَابِهِ، وَالَّذِي يَتَزَوَّجُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَهَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ تَزْوِيجُهُمْ مِنْ جِهَةِ التَّزْوِيجِ حَلَالٌ، حَرَامٌ فَاسِدٌ مِنَ الْوَجْهِ الْآخَرِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ إِلَّا مِنَ الْوَجْهِ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلِذَلِكَ صَارَ سِفَاحاً مَرْدُوداً ذَلِكَ كُلُّهُ غَيْرُ جَائِزِ الْمُقَامِ عَلَيْهِ وَلَا ثَابِتٍ لَهُمُ التَّزْوِيجُ بَلْ يُفَرِّقُ الْإِمَامُ بَيْنَهُمْ وَلَا يَكُونُ نِكَاحُهُمْ زِنًى وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ أَوْلَادَ زِنًى وَمَنْ قَذَفَ الْمَوْلُودَ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ وُلِدُوا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ جُلِدَ الْحَدَّ لِأَنَّهُ مَوْلُودٌ بِتَزْوِيجِ رِشْدَةٍ وَإِنْ كَانَ مُفْسِداً لَهُ بِجِهَةٍ مِنَ الْجِهَاتِ الْمُحَرَّمَةِ وَالْوَلَدُ مَنْسُوبٌ إِلَى الْأَبِ مَوْلُودٌ بِتَزْوِيجِ رِشْدَةٍ عَلَى نِكَاحِ مِلَّةٍ مِنَ الْمِلَلِ خَارِجٌ مِنْ حَدِّ الزِّنَا وَلَكِنَّهُ مُعَاقَبٌ عُقُوبَةَ الْفُرْقَةِ وَالرُّجُوعِ إِلَى الِاسْتِئْنَافِ بِمَا يَحِلُّ وَيَجُوزُ.

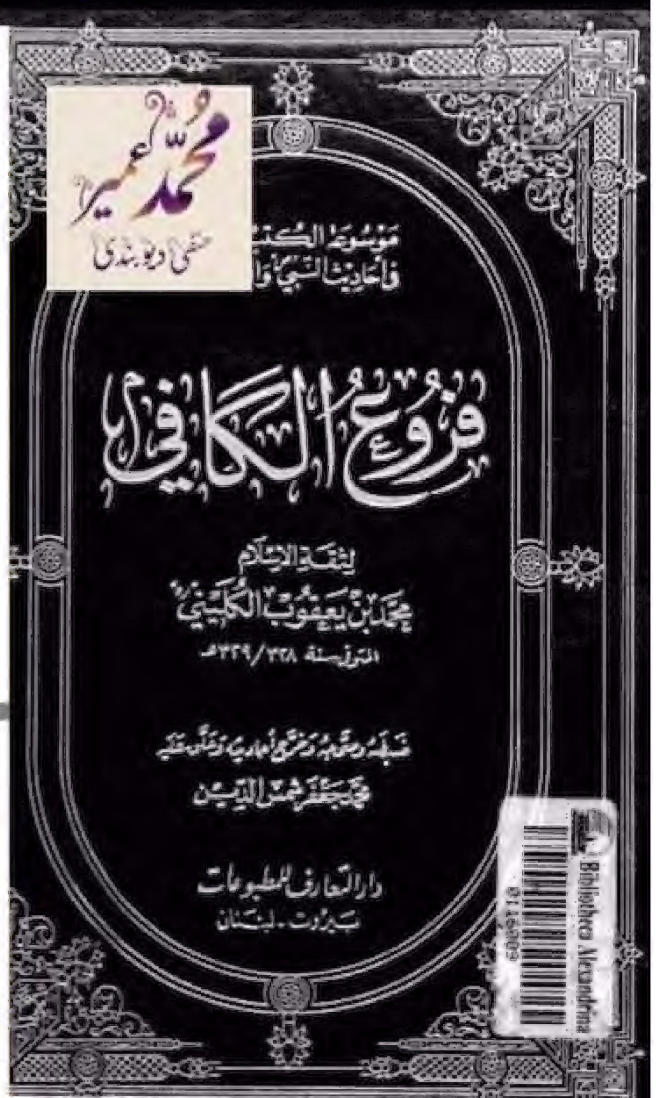

اللہ نے نشہ حرام کر کے شیعوں پر متعہ مباح کر دیا

جعفر صادقؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شیعوں نے ہمارے شیعوں پر ہر نشہ آوار شے کا پینا حرام کر دیا ہے اور اس کے عوض متعہ کو ان کے لئے مباح کر دیا ہے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۸

خدا اور رسول کی مطیع نگاہوں سے توبہ کرنے والیاں عبادت گزار روزہ رکھنے والیاں ایسی بیاہی ہوئی اور کنواریاں ہوں گی۔)

(۴۶۱۶) عبداللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں پر ہر نشہ آور شے کا پینا حرام کر دیا ہے اور اس کے عوض متعہ کو ان کے لئے مباح کر دیا ہے۔

باب :۔ نادر احادیث

(۴۶۱۷) اسماعیل بن مسلم نے حضرت جعفر بن محمد علیہما السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے اور انہوں نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو جب حیض آئے تو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی پیشانی کے بال سنوارے اور اپنے بال کاڑھے پر لٹکائے۔

(۴۶۱۸) اور آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شلوار پہننے والیوں پر رحم فرمائے۔

(۴۶۱۹) نیز فرمایا کہ جب کوئی عورت کسی مقام پر بیٹھی ہو اور پھر وہاں سے اٹھ جائے تو کوئی مرد اس مقام پر نہ بیٹھے جب تک وہ جگہ ٹھنڈی نہ ہو جائے۔

(۴۶۲۰) محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طہورت کے دس (۱۰) حصے پیدا کئے جس میں نو (۹) حصے مردوں میں ودیعت کر دیئے اور ایک حصہ عورتوں میں اور یہ تمام اور ان کے

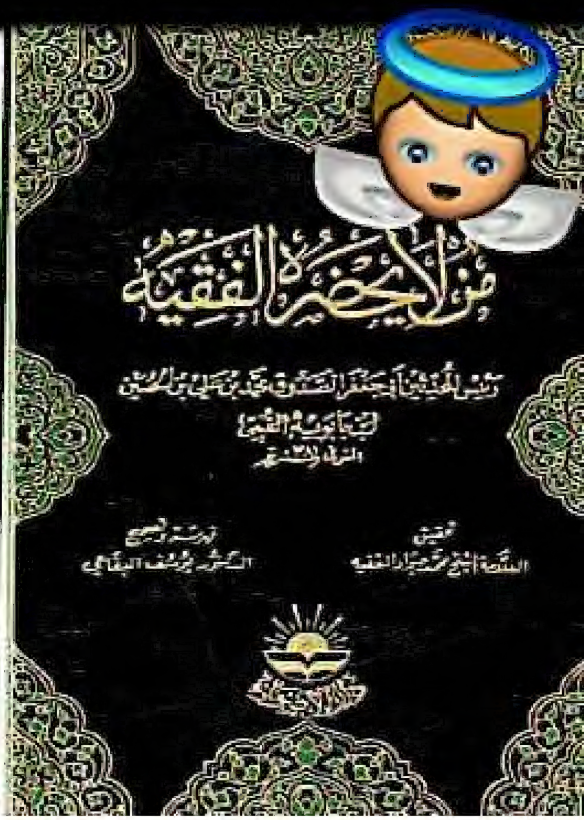

متعہ کرنے کی کوئی حد نہیں

حماد نے ابی بصیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ امام جعفر صادقؑ سے متعہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا اس کا شمار چار (نکاحوں) میں ہے آپ نے فرمایا نہیں اور نہ ستر (۷۰) میں سے یعنی کوئی حد نہیں

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۴

(۳۵۷۱) حلبس بن بختری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ایک ایسے شخص کے متعلق کہ جو ایک باکرہ عورت سے متعہ کرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اس کے گھر والوں کے نزدیک معیوب ہے اس لئے مکروہ ہے۔

(۳۵۷۲) ابان نے ابی مریم سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا وہ کنواری لڑکی جس کا باپ موجود ہو اس کے باپ کی اجازت کے بغیر اس سے متعہ نہیں کیا جائے گا۔

(۳۵۷۳) حماد نے ابی بصیر سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا اس کا شمار چار (نکاحوں) میں ہے آپؑ نے فرمایا نہیں اور نہ ستر (۷۰) میں سے (یعنی کوئی حد نہیں)۔

(۳۵۷۴) اور فضیل بن یسار نے آنجنابؑ سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ تو ایسی ہیں جیسے تمہاری بعض کنیزیں ہوں۔

(۳۵۷۵) صفوان بن یحییٰ نے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ایک عورت سے ایک ماہ کے لئے مقرر مہر پر متعہ کرتا ہوں۔ وہ مہینے میں کچھ دن آتی اور کچھ دن نہیں آتی۔ آپؑ نے فرمایا تم اس کے مہر میں سے جتنے دن وہ نہیں آتی روگ لو اس کے ایام حیض مجموعہ کر کیونکہ وہ ایام اس کے ہیں۔

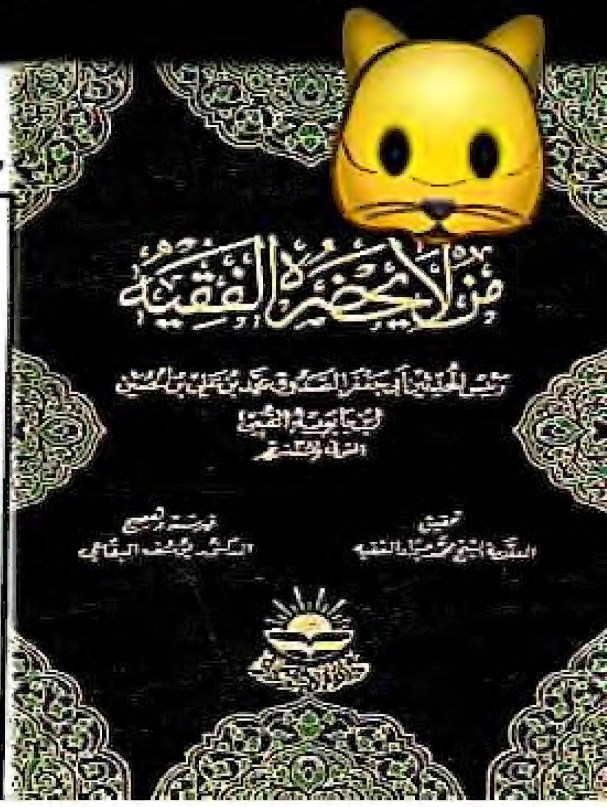

دس سال کی لڑکی سے متعہ

محمد بن مسلم سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ایک لڑکی ہے کیا اس سے کوئی شخص متعہ کرلے آپ نے فرمایا ہاں لیکن کوئی چھوکری نہ ہو جس کو دھوکا دے دیا گیا ہو میں نے عرض کیا اللہ آپ کا بھلا کرے اس کی عمر کی حد کتنی ہو جس طرح پہنچ کر یہ سمجھا جائے کہ اس نے دھوکہ نہیں کھایا آپ نے فرمایا کہ دس سال کی لڑکی ہو

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۳

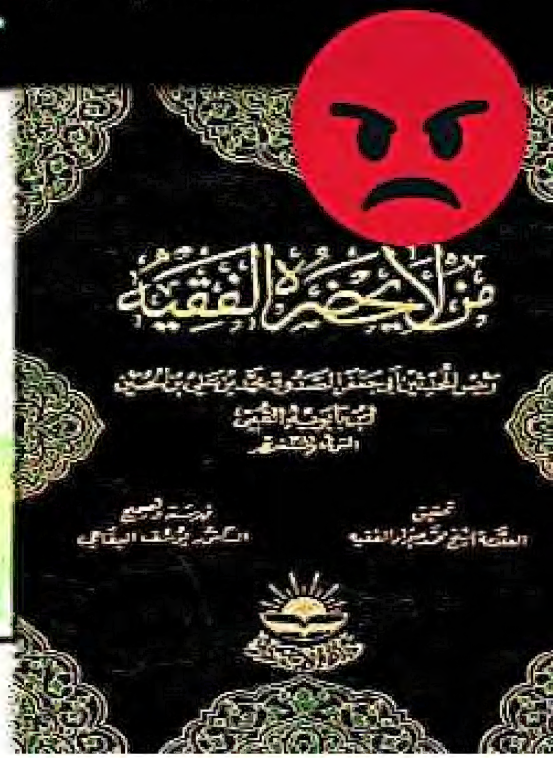

(زن یہود یہ سے نکاح نہیں ہوتا اور نہ زن نصرانیہ سے نکاح ہوگا۔ متعہ کا نکاح ہو یا غیر متعہ کا نکاح۔

(۳۵۸۹) حسن قلانسی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص زن یہود یہ و نصرانیہ سے متعہ کرے تو حضرت امام ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی ایک آزاد عورت سے متعہ کرے اور یہ اس سے زیادہ عزت و حرمت کی بات ہے۔

(۳۵۹۰) علی بن رئاب سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب کو یہ دریافت کرنے کے لئے خط لکھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اور اس کی طرف جانے سے پہلے یا اس کی طرف جانے کے بعد متعہ کے ایام اس کو ہبہ کر دینے کیا اس کے لئے جائز ہے کہ ان ہبہ شدہ ایام میں اس کی طرف رجوع کرے تو جواب میں آیا کہ وہ رجوع نہیں کرے گا۔

(۳۵۹۱) محمد بن یحییٰ خثعمی نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ایک لڑکی ہے کیا اس سے کوئی شخص متعہ کرلے۔ آپ نے فرمایا ہاں لیکن کوئی چھوکری نہ ہو کہ جس کو دھوکا دے دیا گیا ہو۔ میں نے عرض کیا اللہ آپ کا بھلا کرے اس کی عمر کی حد کتنی ہو جس طرح پہنچ کر یہ سمجھا جائے کہ اس نے دھوکہ نہیں کھایا ہے آپ نے فرمایا کہ دس (۱۰) سال کی لڑکی ہو۔

ایک مٹھی گیہوں سے متعہ

محمد بن نعمان احول نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ایک شخص کم از کم کتنے مہر پر متعہ کرے آپ نے فرمایا کم از کم ایک مٹھی گیہوں پر اور اس سے کہے کہ تو مجھ سے اپنے نفس کا عقد متعہ کر کتاب خدا اور سنت رسولؐ کے مطابق یہ نکاح زناہ نہیں ہوگا اس عہد پر کہ نہ میں تیرا وارث ہوگا اور نہ تو میری وارث ہوگی اور نہ میں تیرے بچے کا طلبگار ہوگا ایک معینہ مدت کے لئے اگر میرا جی چاہا تو میں اس مدت کو بڑھا لونگا اور تو بھی بڑھائیگی.

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۴

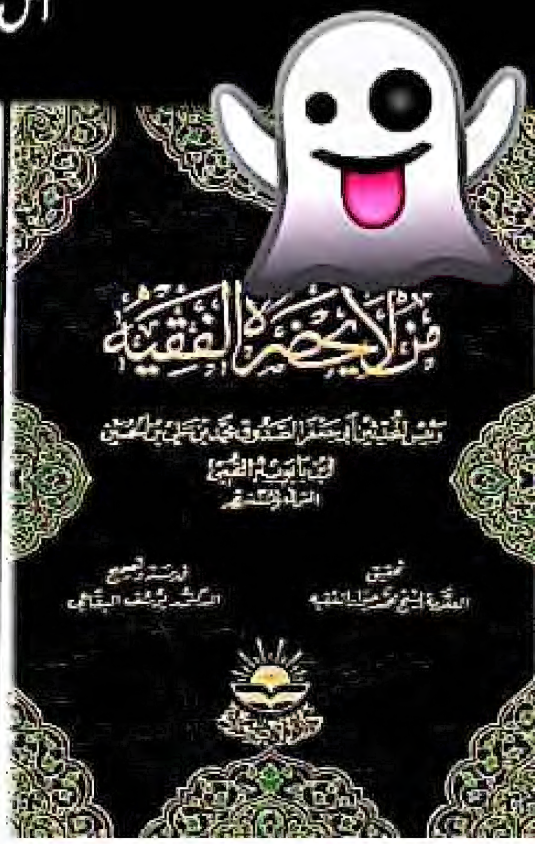

آئی اور کچھ دن نہیں آئی۔ آپؑ نے فرمایا تم اس کے مہر میں سے جتنے دن وہ نہیں آئی روک لو اس کے ایام نہیں بھوڑ کر کیونکہ وہ ایام اس کے ہیں۔

(۳۵۹۸) محمد بن نعمان احول نے آنجناب سے دریافت کیا کہ ایک شخص کم از کم کتنے مہر پر متعہ کرے۔ آپؑ نے فرمایا کم از کم ایک مٹھی گیہوں پر اور اس سے کہے کہ تو مجھ سے اپنے نفس کا عقد متعہ کر کتاب خدا اور سنت رسول کے مطابق یہ نکاح زنا نہیں ہوگا اس عہد پر کہ نہ میں تیرا وارث ہوں گا اور نہ تو میری وارث ہوگی اور نہ میں تیرے بچے کا طلب گار ہوں گا ایک معینہ مدت کے لئے اور اگر میرا جی چاہا تو میں اس مدت کو بڑھا لونگا اور تو بھی بڑھائیگی۔

(۳۵۹۹) جمیل بن صالح نے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ متعہ کے متعلق میرے دل میں کچھ شکوک پیدا ہو گئے اس لئے میں نے حلف اٹھا لیا کہ تا بد کوئی نکاح متعہ نہیں کرونگا۔ تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے حکم خدا کی نافرمانی کی تو گنہگار ہو گے۔

(۳۶۰۰) اور یونس بن عبدالرحمن سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں نے ایک عورت سے متعہ کیا تو اس کے گھر والوں کو معلوم ہو گیا اور ان لوگوں نے ایک دوسرے شخص سے اس عورت کا نکاح کر دیا وہ عورت صالحہ اور نیک کار ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ جب تک متعہ کی مدت اور اس کی عدت پوری نہ ہو جائے وہ اپنے شوہر کو اپنے نفس پر قابو نہ دے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کی مدت تو ایک سال کی ہے اور

جس نے متعہ سے انکار کیا خدا کی نافرمانی کی

ہمارے بعض اصحاب نے جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ متعہ کے متعلق میرے دل میں کچھ شکوک پیدا ہو گئے اس لیے میں نے حلف اٹھا لیا کہ تا ابد کوئی نکاح متعہ نہیں کرو گا تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے حکم خدا کی نافرمانی کی تو گنہگار ہو گے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۴

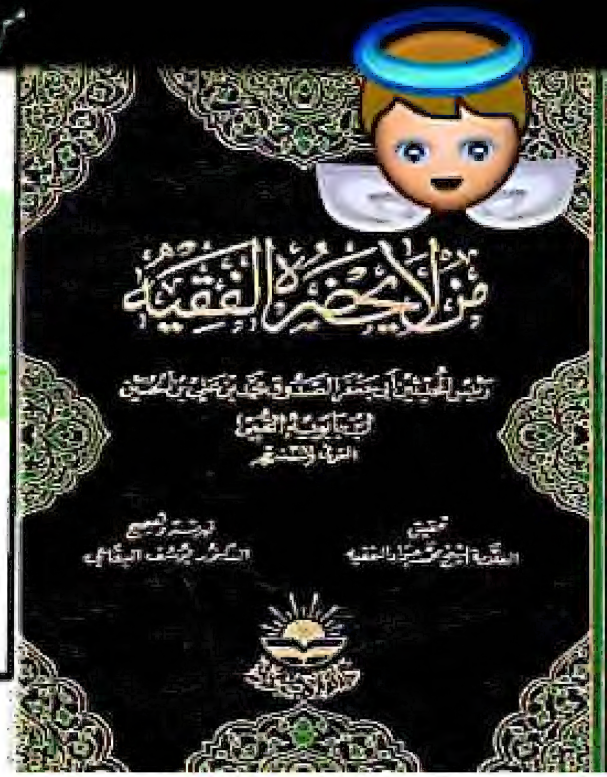

نکاح زنا نہیں ہو گا اس عہد پر کہ نہ میں تیرا وارث ہوں گا اور نہ تو میری وارث ہو گی اور نہ میں تیرے بچے کا طلب گار ہوں گا ایک معینہ مدت کے لئے اور اگر میرا جی چاہا تو میں اس مدت کو بڑھا لوں گا اور تو بھی بڑھا لینا۔

(۲۵۹۸) جمیل بن صالح نے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ متعہ کے متعلق میرے دل میں کچھ شکوک پیدا ہو گئے اس لئے میں نے حلف اٹھا لیا کہ تا ابد کوئی نکاح متعہ نہیں کروں گا۔ تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نے حکم خدا کی نافرمانی کی تو گنہگار ہو گے۔

(۲۵۹۹) اور یونس بن عبدالرحمن سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں نے ایک عورت سے متعہ کیا تو اس کے گھر والوں کو معلوم ہو گیا اور ان لوگوں نے ایک دوسرے شخص سے اس عورت کا نکاح کر دیا وہ عورت صالحہ اور نیک کار ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ جب تک متعہ کی مدت اور اس کی عدت پوری نہ ہو جائے وہ اپنے شوہر کو اپنے نفس پر قابو نہ دے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کی مدت تو ایک سال کی ہے اور

اگر مرد چاہے تو اپنی عورت ہونے کہ باوجود متعہ کر سکتا ہے اور ان دونوں میں میراث نا ہوگی

امام باقرؑ کو فرماتے ہوئے سنا متعہ کی عدت پینتالیس دن ہے.... جب مدت پوری ہوجائے تو بغیر طلاق کے وہ دونوں جدا ہو جائیں گے اور اگر وہ چاہیں کہ متعہ کی مدت اور بڑھائیں تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ مہر کی رقم میں تھوڑا یا زیادہ کچھ اور بڑھائے مہر میں ہر شے ہو سکتی ہے جس پر دونوں راضی ہو جائیں خواہ متعہ ہو خواہ نکاح دائمی اور متعہ میں ان دونوں کے درمیاں میراث نہیں ہوگی اگر ان دونوں میں کوئی ایک اس مدت میں مر جائے اور مرد اگر چاہئے تو اپنی عورت ہونے کے باوجود متعہ کر سکتا ہے اگرچہ وہ اپنی عورت کے ساتھ اپنے شہر میں مقیم کیوں نہ رہے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۶

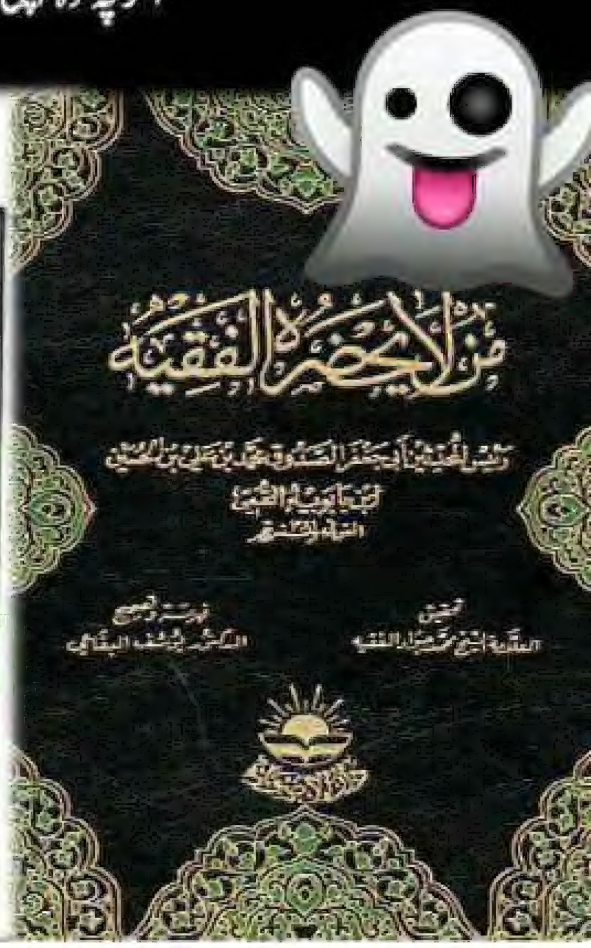

مقررہ مدت کے لئے متعہ کیا جب ان دونوں کے درمیان مقررہ مدت ختم ہوجائے تو کیا اس کے لئے حلال ہے کہ اس کی بہن سے نکاح کرے آپؑ نے فرمایا جب تک عدہ کی مدت ختم نہ ہو جائے اس کے لئے حلال نہیں ہے۔

(۳۶۰۴) اور احمد بن محمد بن ابی نصر نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا تھا کیا اس کے لئے حلال ہے کہ وہ اس کی ترکی سے نکاح دائمی کرے آپؑ نے فرمایا نہیں۔

(۳۶۰۵) موسیٰ بن بکر نے زرارہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ متعہ کے عدہ کی مدت پینتالیس (۴۵) دن ہیں اور میں گویا دیکھ رہا تھا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے ہاتھوں پر پینتالیس (۴۵) دن گن رہے تھے اور جب مدت پوری ہو جائے تو بغیر طلاق کے وہ دونوں جدا ہو جائیں گے۔ اور اگر وہ چاہے کہ متعہ کی مدت اور بڑھائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہر کی رقم میں تھوڑا یا زیادہ کچھ اور بڑھائے۔ مہر میں ہر شے ہو سکتی جس پر دونوں راضی ہو جائیں خواہ متعہ ہو خواہ نکاح دائمی۔ اور متعہ میں ان دونوں کے درمیان میراث نہیں ہوگی اگر ان دونوں میں کوئی ایک اس مدت میں مر جائے۔ اور مرد اگر چاہے تو اپنی عورت ہونے کے باوجود متعہ کر سکتا ہے اگرچہ وہ اپنی عورت کے ساتھ اپنے شہر میں مقیم کیوں نہ رہے۔

(۳۶۰۶) صفوان بن یحییٰ نے عبدالرحمن بن حجاج سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک عورت نے ایک مرد سے متعہ کیا پھر وہ مرد مر گیا تو کیا اس عورت کے لئے عدہ ہے آپؑ نے فرمایا کہ وہ چار مہینے دس (۱۰) دن عدہ میں رہے گی اور مدت متعہ پوری ہونے کے بعد وہ مرد زندہ ہے تو

ہیں جن کے سامنے انصاف پسند اور ضدی طبیعت دونوں کو سرِ تسلیم خم کرنا پڑتا ہے

اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی عَلَیْہِ ۔

حق ہی غالب رہتا ہے، کوئی اسے مغلوب

page 10

مسلمانوں کو تو امام علیؑ کا یہ قول یاد رکھنا چاہیے کہ

"متعہ رحمت ہے اور یہ اللہ کا احسان ہے جو اس نے

اپنے بندوں پر کیا ہے۔"

اور واقعی اس سے بڑی رحمت کیا ہو سکتی ہے کہ متعہ شہوت کی بھڑکتی ہوئی آگ کو بجھاتا ہے جو کبھی کبھی انسان کو مرد ہو یا عورت اس طرح بے بس کر دیتی ہے کہ وہ درندہ بن جاتا ہے۔ کتنی ہی عورتوں کو مرد اپنی شہوت کی آگ

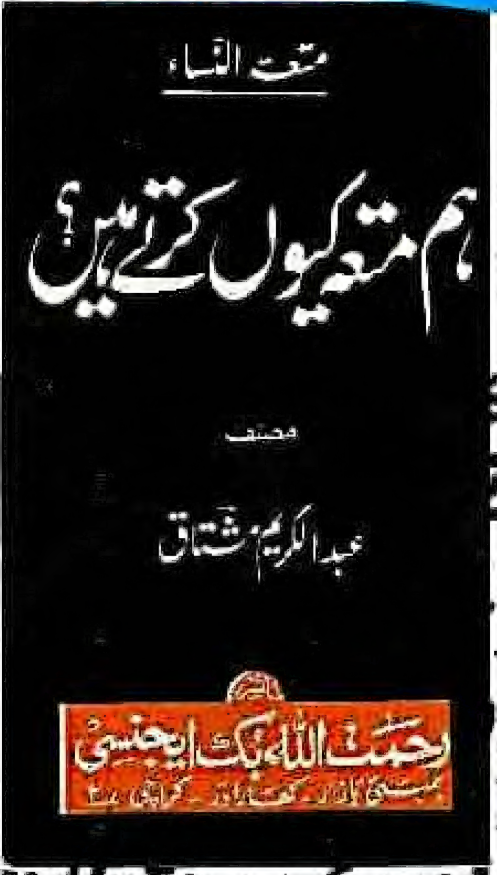

11

بجھانے کے بعد قتل کر دیتے ہیں!!

مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں کو معلوم ہونا چاہیے

زانیہ کے لیے اگر شادی شدہ ہوں تو سنگسار کیے جاتے

یے ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی رحمت

ان کو اور ان کی فطری خواہشات کو پیدا کیا ہے اور

کس چیز میں ہے۔

عقائد رافضیت میں کوئی بھی ایک دوسرے کا وارث نہ بنے وہ متعہ ہے

حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے ایک دفعہ محمد ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا اے لوگوں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے عورتوں کی شرمگاہیں تین طرح سے حلال کی ہیں ایک وہ نکاح جو ایک دوسرے کا وارث بنا دے اور یہ قطعی و دائمی ہے اور دوسرا نکاح جس سے کوئی بھی ایک دوسرے کا وارث نہ بنے اور وہ متعہ ہے اور تیسرا تمہاری کنیزیں

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۷

(۴۶۲) اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجنابؑ سے عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک نوجوان کنیز سے نکاح متعہ کیا اس شرط پر کہ وہ اس کی بکارت نہیں توڑے گا پھر اس کنیز نے اس کی اجازت دے دی۔ آپؑ نے فرمایا جب اس نے اس کی اجازت دے دی تو کوئی حرج نہیں۔

(۴۶۳) اور روایت کی گئی ہے کہ مومن کبھی مکمل نہ ہوگا جب تک کہ وہ کوئی متعہ نہ کرے۔

(۴۶۴) حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا۔ اے لوگوں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے عورتوں کی شرمگاہیں تین طرح سے حلال کی ہیں ایک وہ نکاح جو ایک دوسرے کا وارث بنادے اور یہ قطعی و دائمی ہے اور دوسرا وہ نکاح جس سے کوئی بھی ایک دوسرے کا وارث نہ بنے اور وہ متعہ ہے اور تیسرا تمہاری کنیزیں۔

(۴۶۵) اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ مرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں سے کسی سنت پر عمل کرنا باقی رہ جائے کہ اس نے اس پر عمل نہ کیا ہو۔

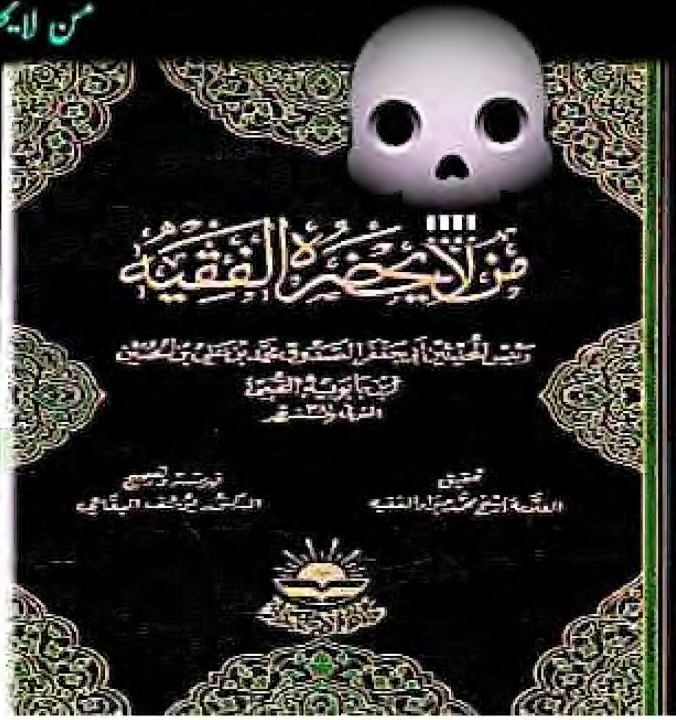

شیعہ رافضی اور عقائد متعہ

امام رضاؑ نے فرمایا کہ متعہ صرف اسی شخص کے لئے حلال ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہو اور جو اس سے جاہل اور نا واقف ہو اس کے لئے حرام ہے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۲

باب :- ایک کافر ذمی ایک کافرہ ذمیہ سے شادی کرتا ہے

پھر وہ دونوں مسلمان ہو جاتے ہیں

(۳۵۸۲) دوی بن زرارہ سے روایت کی گئی ہے کہ انھوں نے حبیب بن زرارہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک مرد نصرانی نے ایک دن نصرانی شراب کے تیس (۳۰) مٹکوں اور تیس (۳۰) خنزیروں پر نکاح کیا اور ابھی اس سے دخول نہیں کیا تھا کہ دونوں مسلمان ہو گئے۔ آپؑ نے فرمایا وہ یہ دیکھے کہ خنزیروں کی قیمت کتنی ہے اور شراب کی قیمت کتنی ہے اور اب قیمت عورت کو بھیج دے پھر اس سے دخول کرے اور وہ اپنے پہلے نکاح پر قائم رہیں گے۔

باب :- متعہ

(۳۵۸۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمارے دور کے دوبارہ پلٹنے اور متعہ کے حلال ہونے پر ایمان نہ رکھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۳۵۸۴) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ متعہ صرف اسی شخص کے لئے حلال ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہو اور جو اس سے جاہل اور ناواقف ہو اس کے لئے حرام ہے۔

(۳۵۸۵) حسن بن محبوب نے ابان سے انھوں نے ابی مریم سے انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجنابؑ سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ متعہ آج سے ملتا جلتا کوئی معاملہ آج نہیں ہے اس وقت عورتیں اس پر ایمان رکھتی تھیں مگر آج اس پر ایمان نہیں رکھتیں لہٰذا ان عورتوں سے دریافت کر لیا کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ کو حلال کیا اور کبھی بھی اس کو حرام نہیں کیا یہاں تک کہ آپؐ نے انتقال فرمایا اور ابن عباس نے (آیہ متعہ کو) اس طرح پڑھا ہے فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی فاتوهن اجورهن فریضة میں اللہ (یہی اس میں سے جن عورتوں کے ساتھ ایک مدت معینہ تک کے لئے تم متعہ کرو

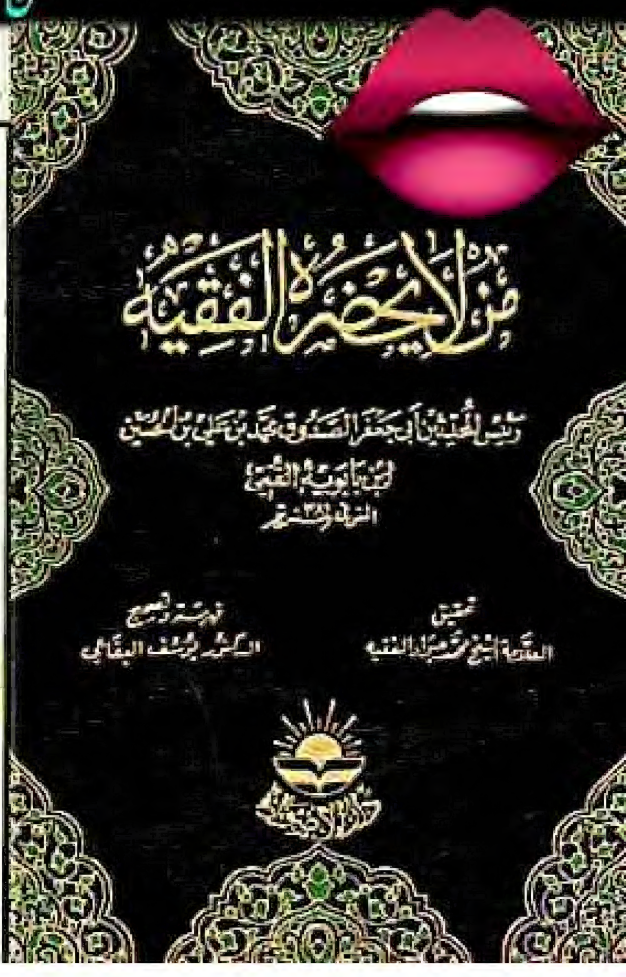

زناہ میں چار گواہ اور جوازِ متعہ

امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا گیا کہ زناہ میں چار گواہ کیوں قرار دیئے گئے اور قتل میں صرف دو گواہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لیے متعہ کو حلال کیا اور اس کے علم میں تھا کہ عنقریب اس کے متعلق ہم لوگوں پر طعن و تشنیع کی جائے گی(اور اس کو زناہ کہا جائے گا) اس لے زناہ کے لئے چار گواہ قرار دیے تم لوگوں کے تحفظ کے لیے اور اگر یہ نہ ہوتا تو آسانی کے ساتھ تم لوگوں کے خلاف دو گواہ پیدا کر لیے جاتے مگر ایسا کم ہوتا ہے کہ ایک معاملہ کے لئے چار گواہ جمع ہو جائیں

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۷

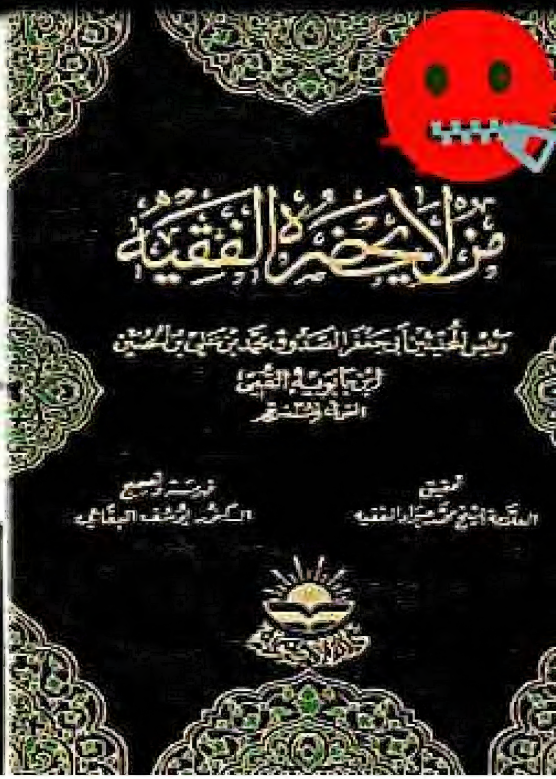

دن ہے اور طلاق شدہ عورت کا عدہ تین (۳) ماہ اور کنیز طلاق شدہ کا عدہ جتنا ایک آزاد عورت کا ہے اس کے نصف ہے اور اس طرح متعہ میں بھی کنیز کے مثل عدہ ہے۔

(۳۰۸) اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ زنا میں چار (۴) گواہ کیوں قرار دئے گئے اور قتل میں صرف دو (۲) گواہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کے لئے متعہ کو حلال کیا اور اس کے علم میں تھا کہ عنقریب

اس کے متعلق ہم لوگوں پر طعن و تشنیع کی جائے گی اور اس کو زنا کہا جائے گا) اس نے زنا کے لئے چار (۴) گواہ قرار دیے تم لوگوں کے تحفظ کے لئے اور اگر یہ نہ ہوتا تو آسانی کے ساتھ تم لوگوں کے خلاف دو گواہ پیدا کر لیے جاتے۔ مگر ایسا کم ہوتا ہے کہ ایک معاملہ کے لئے چار (۴) گواہ جمع ہو جائیں۔

(۳۰۹) بکار بن کردم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص ایک عورت سے ملا اور اس نے کہا کہ تو مجھ سے ایک مہینہ کے لئے نکاح کر لے اور اس نے مہینہ کا نام نہیں لیا پھر

عقائد رافضیت میں بخشش کا سبب متعہ

امام باقرؒ نے بیان فرمایا کہ جب نبیؐ کو شب معراج آسمان پر لیے جایا گیا تو آپ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت جبریل ملے اور کہا کے اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تمہاری امت میں جتنے مرد عورتوں سے متعہ کریں گے میں نے انہیں بخش دیا

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۵

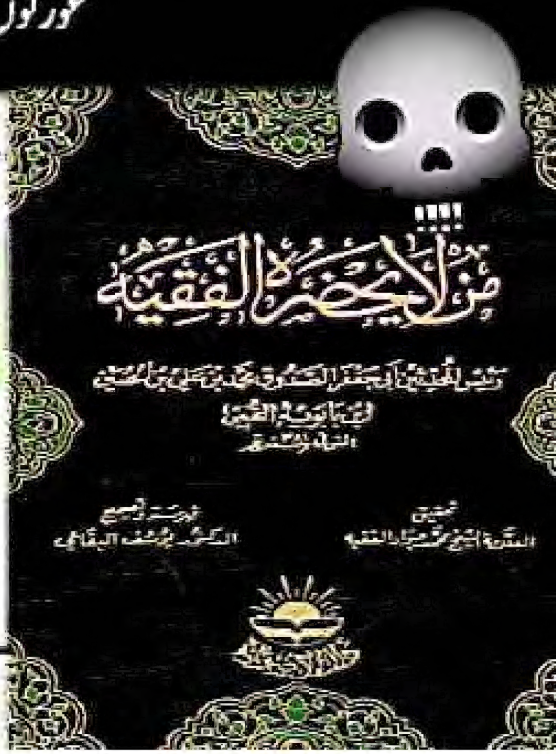

طرف ابھی اپنا ہاتھ بھی نہ بڑھایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دے گا اور جب اس کے قریب جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ اور جب وہ غسل (جنابت) کرے گا تو اس کے بال سے جتنے پانی کے قطرے گرے ہیں اتنے گناہ بخش دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ بالوں کی تعداد کے برابر؟ آپؑ نے فرمایا ہاں بالوں کی تعداد کے برابر۔

(۳۶۰۱) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج آسمان پر لے جایا گیا تو آپؐ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت جبریل علیہ السلام ملے اور کہا کہ اے محمدؐ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری امت میں جتنے مرد عورتوں سے متعہ کریں گے میں نے انہیں بخش دیا۔

(۳۶۰۲) اور بکر بن محمد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ مجھے وہ مرد مسلم نا پسند ہے جو دنیا سے کوچ کرے اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں کسی سنت پر عمل کرنا باقی رہ جائے اور اس نے اسے پورا نہیں کیا ہو۔

(۳۶۰۳) قاسم بن محمد جوہری نے علی بن ابی حمزہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک شخص کے خط میں جو اس نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کو تحریر کیا تھا جو اس میں دریافت کیا گیا تھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے ایک

جو متعہ کے حلال ہونے پر ایمان نہ رکھے وہ ہم میں سے نہیں

امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے دور کے دوبارہ پلٹنے (رجعت) اور متعہ کے حلال ہونے پر ایمان نہ رکھے وہ ہم میں سے نہیں ہے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۲

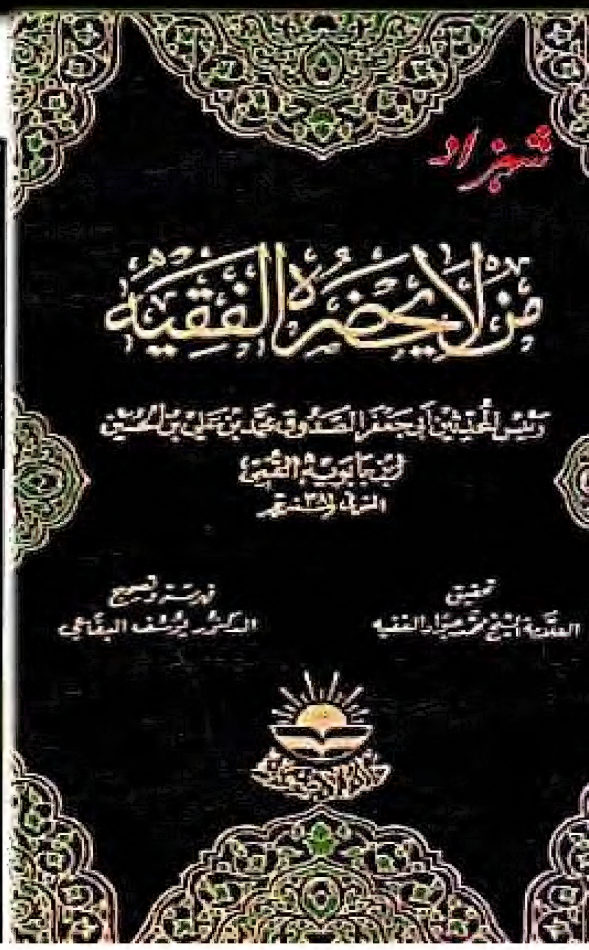

باب :- ایک کافر ذمی ایک کافرہ ذمیہ سے شادی کرتا ہے

پھر وہ دونوں مسلمان ہو جاتے ہیں

(۳۵۸۲) رومی بن زرارہ سے روایت کی گئی ہے کہ انھوں نے حبیب بن زرارہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک مرد نصرانی نے ایک زن نصرانیہ شراب کے تیس (۳۰) مٹکوں اور تیس (۳۰) خنزیروں پر نکاح کیا اور ابھی اس سے دخول نہیں کیا تھا کہ دونوں مسلمان ہو گئے۔ آپ نے فرمایا وہ یہ دیکھے کہ خنزیروں کی قیمت کتنی ہے اور شراب کی قیمت کتنی ہے اور اب قیمت عورت کو بھیجے پھر اس سے دخول کرے اور وہ اپنے پہلے نکاح پر قائم رہیں گے۔

باب :- متعہ

(۳۵۸۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمارے دور کے دوبارہ پلٹنے اور متعہ کے حلال ہونے پر ایمان نہ رکھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۳۵۸۴) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ متعہ صرف اسی شخص کے لئے حلال ہے جو اس کی معرفت رکھتا ہو اور جو اس سے جاہل اور ناواقف ہو اس کے لئے حرام ہے۔

(۳۵۸۵) حسن بن محبوب نے ابان سے انھوں نے ابی مریم سے انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی

آزاد مومنہ سے متعہ کرنا زیادہ عزت و حرمت کی بات ہے

حسن تفلیسی نے امام رضاؑ سے دریافت کیا کہ ایک شخص زن یہودیہ و نصرانیہ سے متعہ کرے تو حضرت نے فرمایا کہ آدمی ایک آزاد مومنہ سے متعہ کرے اور یہ اس سے زیادہ عزت و حرمت کی بات ہے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۳

تعالیٰ کا ارشاد ہے الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک و حرم ذلک علی المومنین
(سورۂ نور آیت ۳) (زانی نہیں نکاح کرے گا سوائے زانیہ اور مشرکہ کے اور زانیہ سے کوئی نکاح نہیں کرے گا سوائے زانی اور مشرک کے۔ اور یہ مومنین پر حرام ہے)۔

(۳۵۸۸) سعدان نے ابی بصیر سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ زن یہودیہ سے نکاح نہیں ہوتا اور نہ زن نصرانیہ سے نکاح ہوگا۔ متعہ کا نکاح ہو یا غیر متعہ کا نکاح۔

(۳۵۸۹) حسن تفلیسی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص زن یہودیہ و نصرانیہ سے متعہ کرے تو حضرت امام ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی ایک آزاد مومنہ سے متعہ کرے اور یہ اس سے زیادہ عزت و حرمت کی بات ہے۔

(۳۵۹۰) علی بن رئاب سے روایت کی ہے ابن کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ کو یہ دریافت کرنے کے لئے خط لکھا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے متعہ کیا اور اس کی طرف جانے سے پہلے یا اس کی طرف جانے کے بعد متعہ کے ایام اس کو ہبہ کر دینے کیا اس کے لئے جائز ہے کہ ان ہبہ ایام میں اس کی طرف رجوع کرے تو جواب میں آیا کہ وہ رجوع نہیں کرے گا

(۳۵۹۱) محمد بن یحییٰ الخثعمی نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے ابن کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے دریافت کیا کہ ایک لڑکی ہے کیا اس سے کوئی شخص متعہ کرلے۔ آپؑ نے فرمایا ہاں لیکن کوئی مجبوری نہ ہو کہ اس کو دھوکا دے دیا گیا ہو۔ میں نے عرض کیا متعہ آپ کا بھلا کرے اس کی عمر کی حد کتنی ہو جس تک پہنچ کر یہ سمجھا جائے کہ اس نے دھوکا نہیں کھایا ہے آپؑ نے فرمایا کہ دس (۱۰) سال کی لڑکی ہو۔

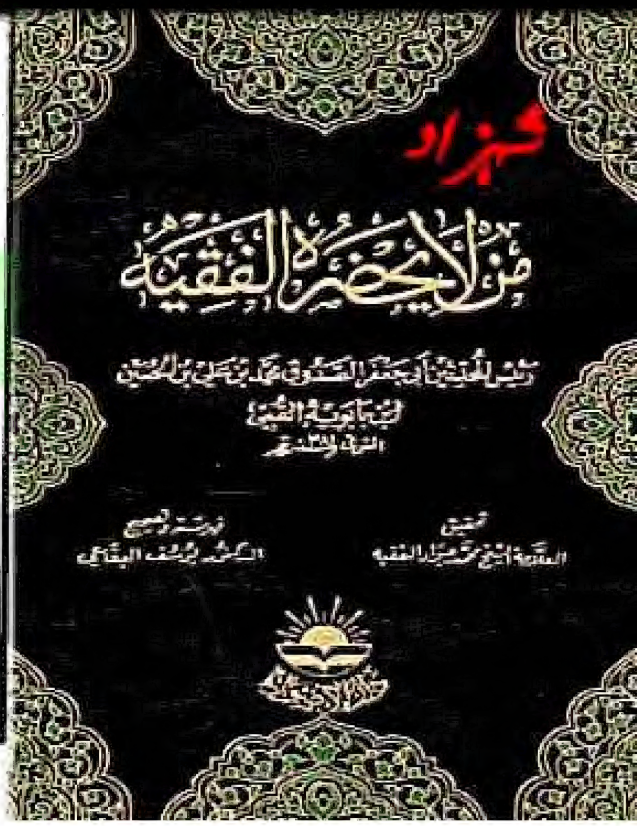

اللہ نے نشہ حرام کر کے شیعوں پر متعہ مباح کر دیا

جعفر صادقؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شیعوں نے ہمارے شیعوں پر ہر نشہ آوار شے کا پینا حرام کر دیا ہے اور اس کے عوض متعہ کو ان کے لئے مباح کر دیا ہے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۸

خدا اور رسول کی مطیع بگناہوں سے توبہ کرنے والیاں عبادت گزار روزہ رکھنے والیاں ایسی بیاہی ہوئی اور کنواریاں ہوں گی۔)

(۴۶۱۶) عبداللہ بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں پر ہر نشہ آور شے کا پینا حرام کر دیا ہے اور اس کے عوض متعہ کو ان کے لئے مباح کر دیا ہے۔

باب :۔ نادر احادیث

(۴۶۱۷) اسماعیل بن مسلم نے حضرت جعفر بن محمد علیہما السلام سے انہوں نے اپنے پدر بزرگوارؑ سے اور انہوں نے اپنے آبائے کرام علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو جب حیض آئے تو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی پیشانی کے بال سنوارے اور اپنے بال کاڑھے پر لٹکائے۔

(۴۶۱۸) اور آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شلوار پہننے والیوں پر رحم فرمائے۔

(۴۶۱۹) نیز فرمایا کہ جب کوئی عورت کسی مقام پر بیٹھی ہو اور پھر وہاں سے اٹھ جائے تو کوئی مرد اس مقام پر نہ بیٹھے جب تک وہ جگہ ٹھنڈی نہ ہو جائے۔

(۴۶۲۰) محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طہورت کے دس (۱۰) حصے پیدا کئے جس میں نو (۹) حصے مردوں میں ودیعت کر دیئے اور ایک حصہ عورتوں میں اور یہ تمام اور ان کے

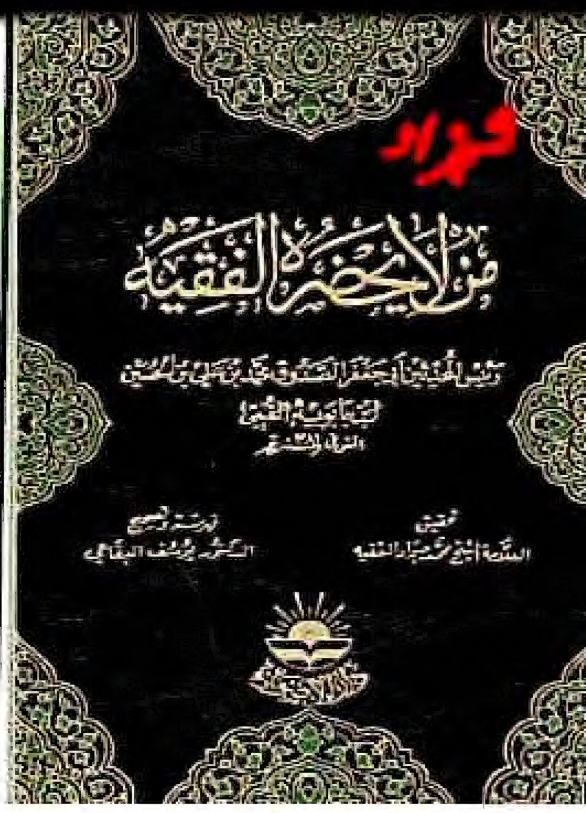

متعہ کرنے کی کوئی حد نہیں

حماد نے ابی بصیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ امام جعفر صادقؒ سے متعہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا اس کا شمار چار (نکاحوں) میں ہے آپ نے فرمایا نہیں اور نہ ستر (۷۰) میں سے یعنی کوئی حد نہیں

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۴

(۳۵۹۲) حفص بن بختری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ایک ایسے شخص کے متعلق کہ جو ایک پاکیزہ عورت سے متعہ کرتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اس کے گھر والوں کے نزدیک معیوب ہے اس لئے مکروہ ہے۔

(۳۵۹۳) ابان نے ابی مریم سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا وہ کنواری لڑکی جس کا باپ موجود ہو اس کے باپ کی اجازت کے بغیر اس سے متعہ نہیں کیا جائے گا۔

(۳۵۹۴) حماد نے ابی بصیر سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے متعہ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ آیا اس کا شمار چار (نکاحوں) میں ہے آپؑ نے فرمایا نہیں اور نہ ستر (۷۰) میں سے (یعنی کوئی حد نہیں)۔

(۳۵۹۵) اور فضیل بن یسار نے آنجناب سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ یہ تو ایسی ہیں جیسے تمہاری بعض کنیزیں ہوں۔

(۳۵۹۶) صفوان بن یحییٰ نے عمر بن حنظلہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ایک عورت سے ایک ماہ کے لئے مقرر مہر پر متعہ کرتا ہوں۔ وہ مہینے میں کچھ دن آئی اور کچھ دن نہیں آئی۔ آپؑ نے فرمایا تم اس کے مہر میں سے جتنے دن وہ نہیں آئی روک لو اس کے ایام حیض چھوڑ کر کیونکہ وہ ایام اس کے ہیں۔

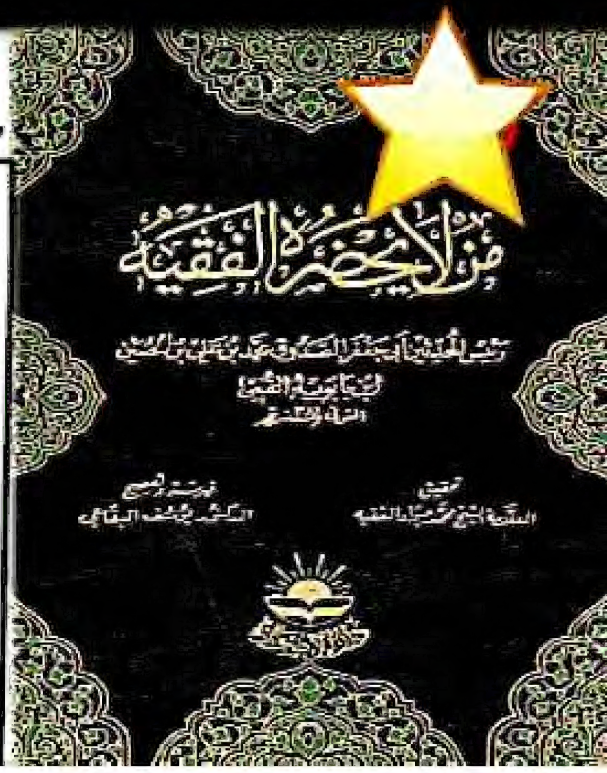

شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائری اپنی کتاب "الانوار النعمانیہ" میں متعہ کا ایک عجیب و غریب واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے
ہمارے ساتھیوں میں سے ایک نے شیرازی مومنہ کے ساتھ عقد متعہ کیا اور اسکو ایک محمدیہ (سکہ کا نام) دینے کا عہد کیا

کتاب الرافضۃ انوار النعمانیۃ نعمت اللہ الجزائری الجزء ۴ الصفحہ ۹۶

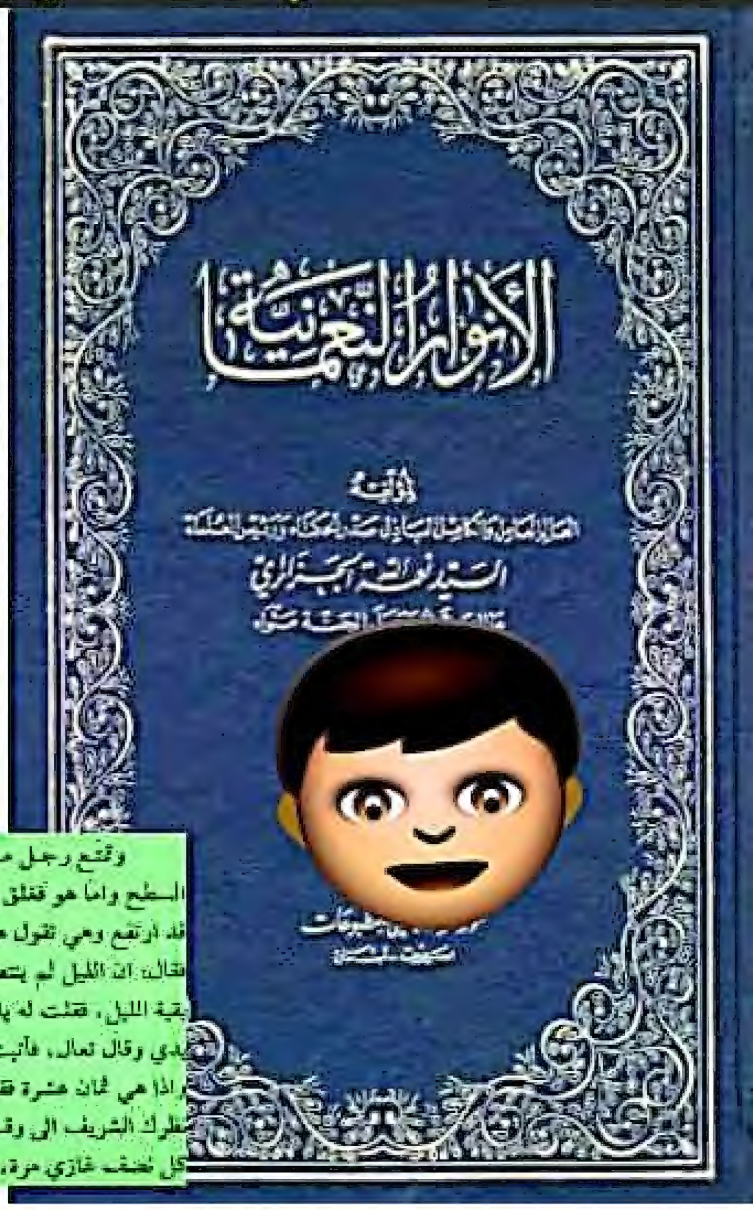

ونقل عنه ايضاً انه كان جالساً تحت حائط وليس على رأسه قلنسوة فرفع يديه الى السماء وطلب من الله سبحانه ان يرزقه قلنسوة فاتفق أن وراء ذلك الجدار رجلاً كناساً كان يكنس كنيفاً وكان في تلك الكنيف خلق قلنسوة بين الفضلات، فأخذها ورماها بسحاته فوقعت على رأس ابن الراوندي، فلما نظر اليها راى ما عليها فأخذها ورمى بها في الهوى وقال: هذه ايضاً على رأس جبرئيل ان كان رأسه مكشوفاً بغير قلنسوة، هكذا كان حاله مع الله تعالى.

وقد تمتع رجل من أصحابنا بإمرأة وكان ذلك الرجل فقيراً فصار القرار على درهمين تقريباً، فجامعها تلك الليلة خمس مرات فلما أصبح طالبته بالدرهمين ولم يكن عنده شيء، فأخذت عليه بحجور جماعة من المؤمنين فقالت: ايها الناس انه جامعها خمس مرات ولم يعطها شيئاً فقال لها: باجنابه تعالى ثم انه نام ورفع أرجله وقال: تعالي جامعيني سبع مرات، عوض الخمس مرات، فقال الحاضرون: الحق مع العالم.

وتمتع رجل من أصحابنا امرأة في شيراز واعطاها محمدية وكان الوقت حاراً فصعدا السطح واما هو فغلق باب حجرته عليه وبقي مع المرأة، فلما قرب نصف الليل فاذا صوت امرأة قد ارتفع وهي تقول هلموا الي فقد قطع فرجها، فقلنا اليهما فأتيت اليها وقلت ماجرى عليك؟ فقالت: ان الليل لم ينتصف وانه قاربني عشرين مرة وما صرت أطيق فهذه المحمدية يأخذها ويعطيني بقية الليل، فقلت له يافلان: ماتقول في كلامها هذا فقال: انها كذابة مابلغت العشرين فلزمني من يدي وقال تعال، فأتيت معه فأدخلني الحجرة واذا هو قد خط المرات خطوطاً في الجدار فعددتها واذا هي ثمان عشرة فقال: انظر كيف كذبت عليّ، فقلت له يافلان: أقسم عليك بالله ماكان في نظرك الشريف الى وقت الصباح من مرة، فقال: والله كان في خاطري اربعين مرة ليكون بإزاء كل نصف غازي مرة، ثم ان المرأة أعطته المحمدية وانهزمت نصف الليل.

وتمتع رجل من أصحابنا امرأة في شيراز واعطاها محمدية وكان الوقت حاراً فصعدا السطح واما هو فغلق باب حجرته عليه وبقي مع المرأة، فلما قرب نصف الليل فاذا صوت امرأة قد ارتفع وهي تقول هلموا الي فقد قطع فرجها، فقلنا اليهما فأتيت اليها وقلت ماجرى عليك؟ فقالت: ان الليل لم ينتصف وانه قاربني عشرين مرة وما صرت أطيق فهذه المحمدية يأخذها ويعطيني بقية الليل، فقلت له يافلان: ماتقول في كلامها هذا فقال: انها كذابة مابلغت العشرين فلزمني من يدي وقال تعال، فأتيت معه فأدخلني الحجرة واذا هو قد خط المرات خطوطاً في الجدار فعددتها واذا هي ثمان عشرة فقال: انظر كيف كذبت عليّ، فقلت له يافلان: أقسم عليك بالله ماكان في نظرك الشريف الى وقت الصباح من مرة، فقال: والله كان في خاطري اربعين مرة ليكون بإزاء كل نصف غازي مرة، ثم ان المرأة أعطته المحمدية وانهزمت نصف الليل.

جلانے کی ایک لکڑی کے عوض بھی متعہ کیا جا سکتا ہے

راوی کہتا ہے میں نے امام جعفرؑ سے ایک مرد کے متعلق پوچھا جو جلانے کی ایک لکڑی کے عوض متعہ کرے فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن جب فارغ ہو جائے تو مڑ کر اس عورت کی طرف نہ دیکھے

تہذیب الاحکام جلد ۷ ص ۲۶۷

قدمناه ان يكون يوماً أو ليلة بحسب ما يختاره .

وقد روي إذا شرط دفعة أو دفعتين فانه يصرف وجهه عنها عند الفراغ منها .

﴿ ۱۱۴۹ ﴾ ۷۴ — روى ذلك محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن فضال عن القاسم بن محمد عن رجل سماه قال: سألت اباعبدالله عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة على عود واحد قال : لا بأس ولكن إذا فرغ فليحول وجهه ولا ينظر .

﴿ ۱۱۵۰ ﴾

عن عيسى بن سليمان عن بكار بن كردم قال : قلت لابي عبد الله عليه السلام

يمضي فيلقاها

له عليها .

ذلك ما رواه :

سين عن موسى

ابن صدقان عن عبد الله بن القاسم عن هشام بن سالم الجواليقي قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : انزوج المرأة متعة مرة مبهمة قال فقال : ذلك اشد عليك ترثها وترثك ولا يجوز لك أن تطلقها إلا على طهر وشاهدين ، قلت : اصلحك الله فكيف انزوجها ؟ قال : اياماً معدودة بشيء مسمى مقدار ما تراضيتم به فاذا مضت ايامها كان طلاقها في

Facebook.Com/Muhammad Umair

﴿ ۱۱۴۹ ﴾ ۷۴ — روى ذلك محمد بن يعقوب عن عدة من اصحابنا عن سهل بن زياد عن ابن فضال عن القاسم بن محمد عن رجل سماه قال: سألت اباعبدالله عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة على عود واحد قال : لا بأس ولكن إذا فرغ فليحول وجهه ولا ينظر .

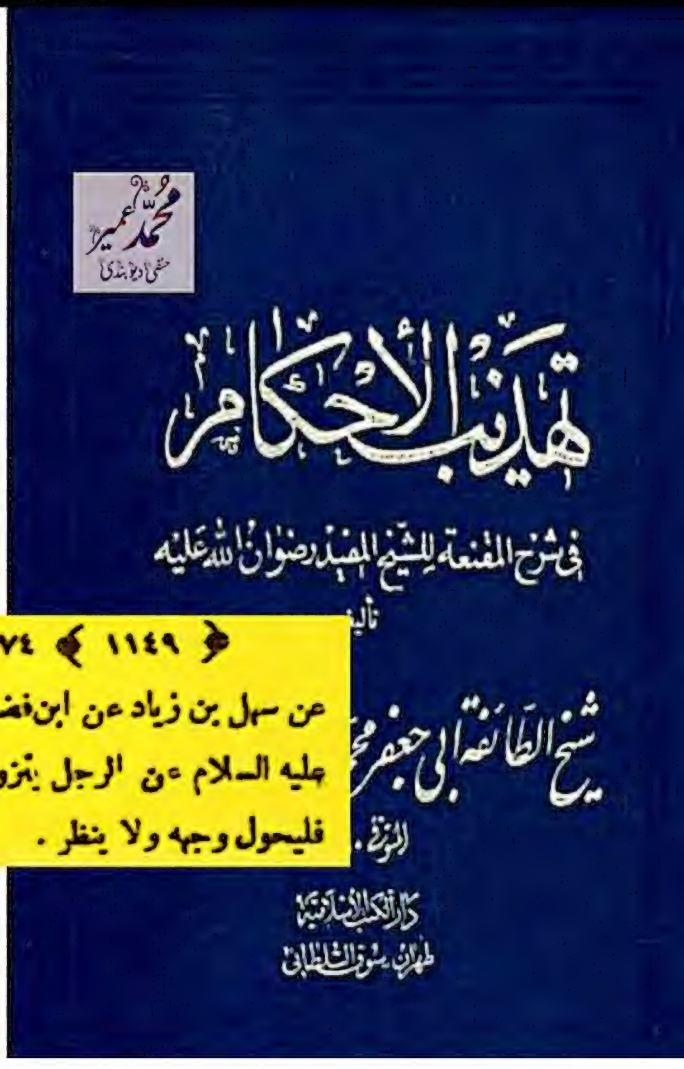

عقائد رافضیت

متعہ شیعہ امامیہ کے نزدیک علامت ایمان ہے

پس جان لو کہ متعہ شیعہ امامیہ کے نزدیک مستحب موکدہ ہے بلکہ علامت ایمان ہے کیونکہ اہل بدعت و مبطلین اس کو حرام و بدعت کہتے ہیں

برھان المتعہ

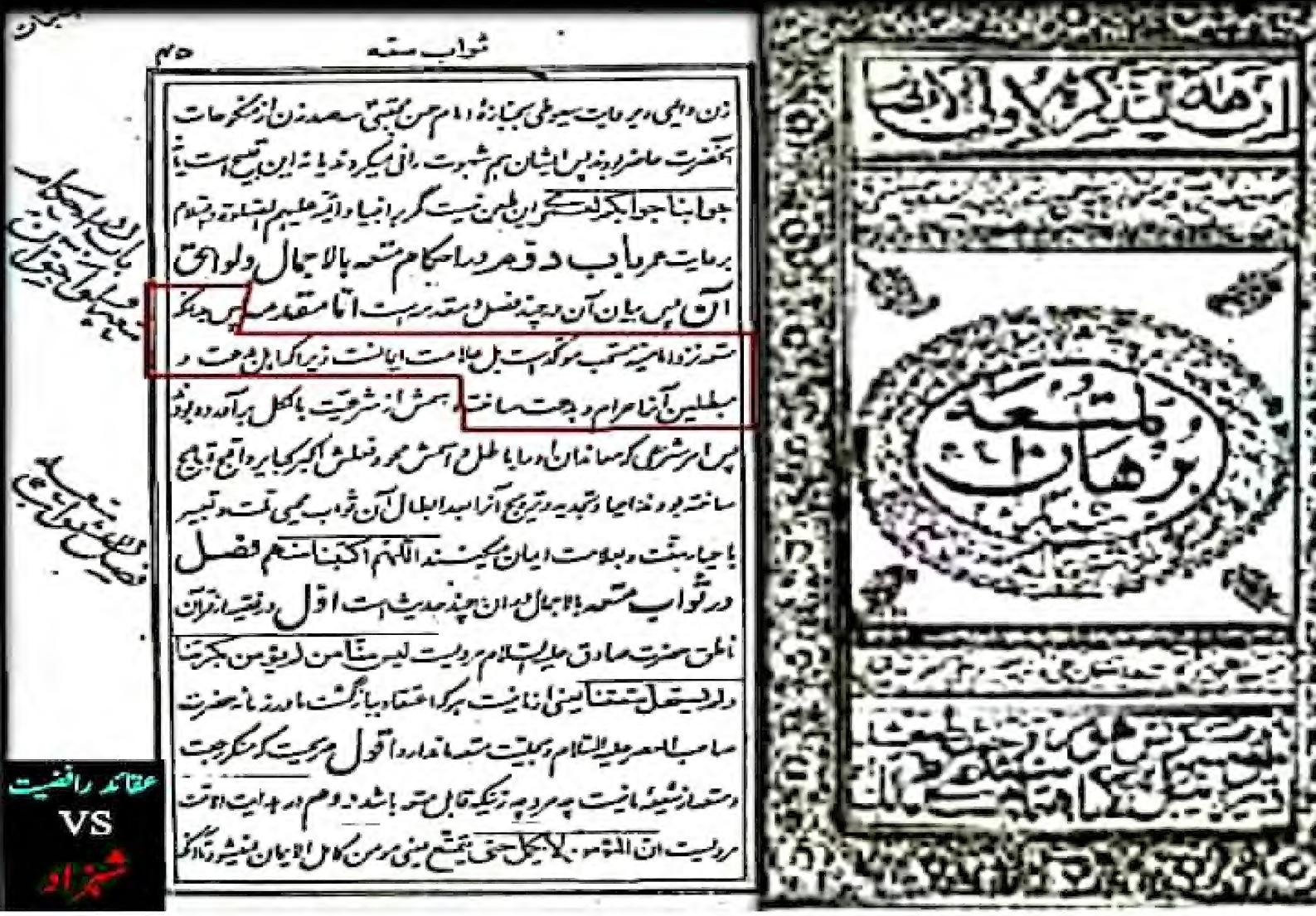

ثواب متعہ ۴۵

زن دائمی و بروایت سیوطی بجنازۂ امام حسن مجتبیٰ سہ صد زن از منکوحات آنحضرت حاضر بودند پس ایشان ہم شہوت رانی میکردند یا نہ این قبیح است یا نہ جوابنا جوابکم لعمری این طعن نیست مگر بر انبیا و ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام بروایت عمر باب دوم در احکام متعہ بالاجمال و لواحق آن پس بیان آن در چند فصل و مقدمہ است اما مقدمہ پس بدانکہ متعہ نزد امامیہ مستحب موکد است بل علامت ایمانست زیرا کہ اہل بدعت و مبطلین آنرا حرام و بدعت ساختہ و اسمش از شرعیت بالکل برآوردہ بودند پس امر شرعی کہ معاندان او را باطل و اسمش محو و فعلش اکبر کبایر و اقبح قبایح ساختہ بودند احیا و تجدید و ترویج آنرا بعد ابطال آن ثواب محیی ملت و تعبیر باحیاء سنت و بعلامت ایمان میکنند اللہم اکتبنا منہم فصل در ثواب متعہ بالاجمال در آن چند حدیث است اول در فقیہ از قرآن ناطق حضرت صادق علیہ السلام مرویست لیس منا من لم یؤمن بکرتنا ولم یستحل متعتنا یعنی از ما نیست ہر کہ اعتقاد بازگشت ما در زمانہ حضرت صاحب العصر علیہ السلام و بحلیت متعہ ما ندارد اقول صریحست کہ منکر رجعت و متعہ از شیعہ ما نیست چہ مرد چہ زنیکہ قابل متعہ باشد دوم در ہدایت الامت مرویست ان المؤمن لا یکمل حتی یتمتع یعنی مومن کامل الایمان نمیشود تا آنکہ

عقائد رافضیت
VS
شہزاد

مومن کبھی مکمل نہ ہو گا جب تک متعہ نہ کرے

اور روایت کی گئی ہے کہ مومن کبھی مکمل نہ ہو گا جب تک کہ وہ کوئی متعہ نہ کرے

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۷

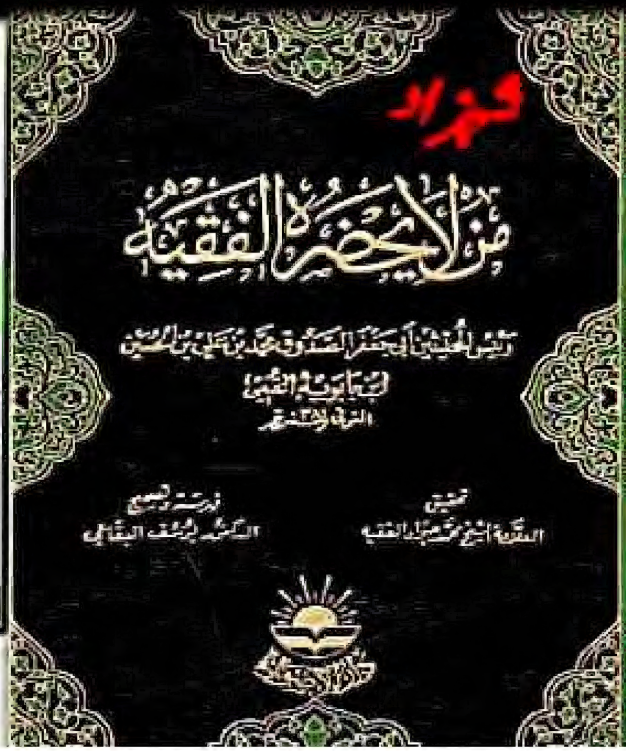

دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ اس کو مباح ان (باکرہ عورتوں) کے لئے ہی کیا گیا ہے (کسی اور کے لئے نہیں ہے) طے اگر کرنا ہے اس کو لوگوں سے چھپا کر کرو اور اس کی صفت اور یا کہ امنی کا خیال رکھو اور صیغہ متعہ پڑھ لو)۔

(۳۶۲) اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے آنجنابؑ سے عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک نوجوان کنیز سے نکاح متعہ کیا اس شرط پر کہ وہ اس کی بکارت نہیں توڑے گا پھر اس کنیز نے اس کی اجازت دے دی۔ آپؑ نے فرمایا جب اس نے اس کی اجازت دے دی تو کوئی حرج نہیں۔

(۳۶۳) اور روایت کی گئی ہے کہ مومن کبھی مکمل نہ ہو گا جب تک کہ وہ کوئی متعہ نہ کرے۔

(۳۶۴) حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے عورتوں کی شرمگاہیں تین طرح سے حلال کی ہیں ایک وہ نکاح ہو (ایک دوسرے کا) وارث بنادے اور یہ قطعی و دائمی ہے اور دوسرا وہ نکاح جس سے کوئی بھی ایک دوسرے کا وارث نہ بنے اور وہ متعہ ہے اور تیسرا تمہاری کنیزیں۔

(۳۶۵) اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص کو ناپسند کرتا ہوں کہ وہ مرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں سے کسی سنت پر عمل کرنا باقی رہ جائے کہ اس نے اس پر عمل نہ کیا ہو۔

شیعہ اور روزے کی حالت میں عورت کو دبر سے جماع کرنا

Shiite and ANAL SEX with a woman during Fasting

الرافضة وإتيان المرأة الصائمه في الدبر

شیعہ کے مطابق:

آدمی روزے کی حالت میں عورت کو دبر میں جماع کرے تو عورت کا نہ تو روزہ ٹوٹے گا

اور نہ ہی اس پر غسل ہے۔ معاذ اللہ

"IF THE MAN HAD AN ANAL SEX WITH A WOMAN WHILE SHE'S FASTING, IT DOESN'T INVALIDATE HER FASTING, NOR MUST SHE TAKES A GHUSL "SHOWER"

شیعہ کتاب: تهذيب الاحكام / جلد 4 / صفحہ 319

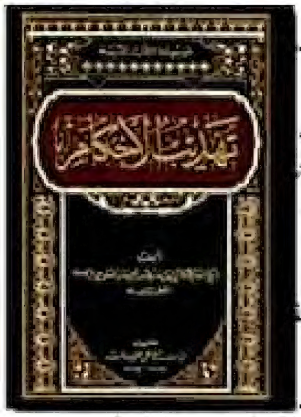

حماد عن محمد بن مسلم قال: سمعت أبا جعفر عليه ال
صائم إذا

(٩٧٤) ٤٢ - عنه عن أحمد بن محمد عن الحسين عن
عن زرعة عن أبي بصير قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام الصائم يقبل؟ قال: نعم
ويعطيها لسانه تمصه.

(٩٧٥) ٤٣ - عنه عن بعض الكوفيين يرفعه إلى أبي عبد الله عليه السلام
قال: في الرجل يأتي المرأة في دبرها وهي صائمة قال: لا ينقض صومها وليس عليها
غسل.

(٩٧٦) ٤٤ - محمد بن علي بن محبو
أبي عمير عن حسن بن محبوب عن أبي ولاد الحناط
السلام

اني اقبل بـ
لي: لا بأس
(٩٧٧) ٤٥
أبي عبد الله

ShahZad

القرآن

2:187

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ

Urdu:

روزوں کی راتوں میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا کر دیا گیا ہے

English:

It has been made permissible for you the night preceding fasting to go to your wives [for sexual relations].

مجھے اللہ تعالیٰ نے مسلمان پیدا کیا تھا لیکن میرا قصور یہ ہے کہ میں شیعہ کے گھر پیدا ہوئی

اور آج میں سزا بھگت رہی ہو کیونکہ شیعہ عورتوں کو کھلونا سمجھتے ہیں۔

کیا یہ اہل البیت النبی ﷺ کا دین ہے؟

کیا متعہ والی عورت بیوی میں شمار ہوتی ہے

رافضیت کے منہ پر تھپڑ

امام ابو عبداللہ نے فرمایا آدمی کے لیے عورت کی باندی سے متعہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن آدمی کی باندی سے متعہ اس کے آقا کی اجازت سے کرے کیونکہ متعہ کرنے والی عورت باندیوں کی مثل ہیں، متعہ نکاح غبطتہ کی طرح نہیں ہے جس میں چار سے زیادہ شادیاں کرنا جائز نہیں.

محمد الازدی کہتے ہیں میں نے امام ابوالحسن سے متعہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا متعہ والی عورت چار بیویوں میں شامل ہے؟ امام نے فرمایا نہیں.

زرارتہ بن اعین کہتے ہیں میں نے امام سے پوچھا کتنا متعہ کرنا حلال ہے؟ امام نے فرمایا جتنا چاہو.

ابو بصیر کہتے ہیں امام عبداللہ سے متعہ کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا متعہ والی عورت چار بیویوں میں سے ہے امام نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ستر میں سے بھی نہیں.

توضیح المسائل احکام النکاح

٢٥٨ في تفصيل احكام النكاح ج ٧

امرأة بغير اذنها؟ قال: لا بأس به.

﴿ ١١١٥ ﴾ ٤٠ — وعنه عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن داود ابن فرقد عن ابي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن الرجل يتزوج بأمة بغير اذن مواليها؟ فقال: ان كانت لامرأة فنعم وان كانت لرجل فلا.

﴿ ١١١٦ ﴾ ٤١ — محمد بن يعقوب عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: لا بأس بان يتمتع الرجل بأمة المرأة، فاما أمة الرجل فلا يتمتع بها إلا بامره.

ولا بأس بان يتمتع الرجل متعة ما شاء لأنهن بمنزلة الاماء، وليس ذلك مثل نكاح الغبطة الذي لا يجوز فيه العقد على أكثر من اربع نساء.

﴿ ١١١٧ ﴾ ٤٢ — روى محمد بن يعقوب عن الحسين بن محمد عن ابن اسحاق الاشعري عن بكر بن محمد الازدي قال: سألت ابا الحسن عليه السلام عن المتعة أهي من الاربع؟ قال: لا.

﴿ ١١١٨ ﴾ ٤٣ — وعنه عن محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابن رئاب عن زرارة بن اعين قال: قلت ما يحل من المتعة؟ قال: كم شئت.

﴿ ١١١٩ ﴾ ٤٤ — وعنه عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي عن حماد بن عثمان عن ابي بصير قال: سئل ابو عبد الله عليه السلام عن المتعة أهي من الاربع؟ فقال: لا ولا من السبعين.

﴿ ١١٢٠ ﴾ ٤٥ — وعنه عن الحسين بن محمد عن أحمد بن اسحاق عن

[illegible]

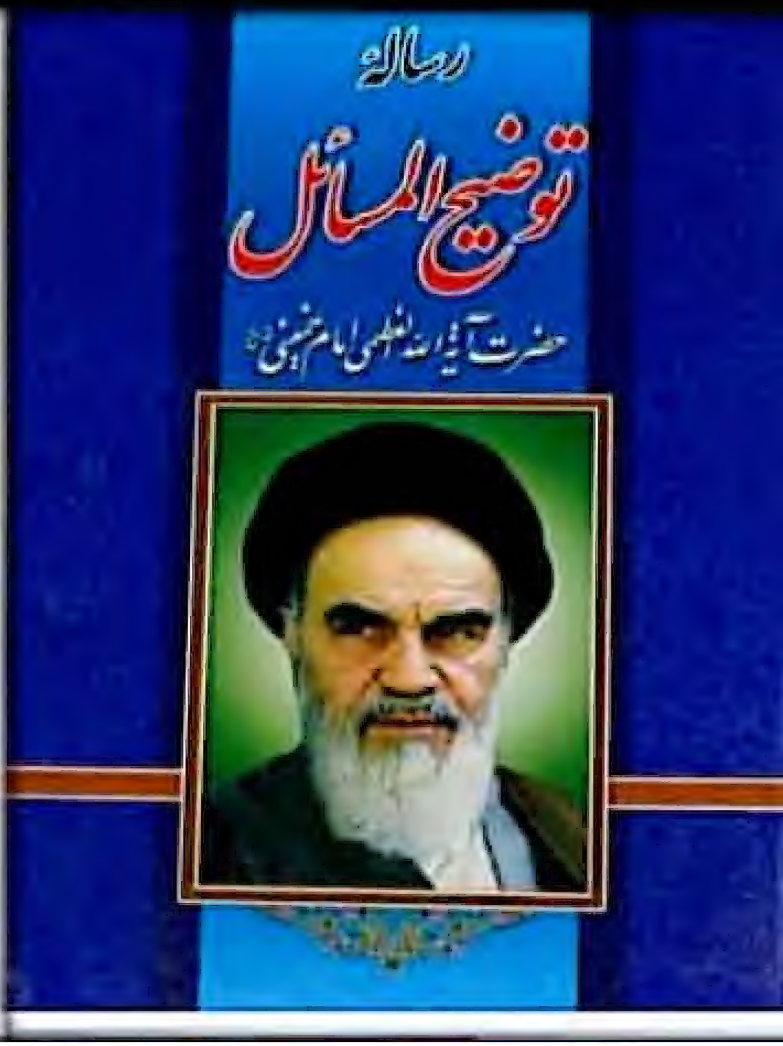

عقائد رافضیت میں متعہ کرنے کے ناقابلِ یقین ثواب

امام محمد باقرؒ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے دریافت کیا کہ متعہ کرنے والے کے لئے کوئی ثواب ہے آپ نے فرمایا کہ اگر متعہ کرنے والا خوشنودی خدا اور اور جو لوگ اس سے انکار کرتے ہیں ان کے خلاف کرنے کے ارادے سے کرے تو ایک کلمہ بھی اس کی زبان سے نہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھ دے گا اور جس عورت سے متعہ کیا ہے اس کی طرف اپنا ہاتھ بھی نہ بڑھایا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دے گا اور جب اس کے قریب جائیگا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش کر دے گا اور جب وہ جب غسل (جنابت) کرے گا تو اس کے بال سے جتنے پانی کے قطرے گرے ہیں اتنے گناہ بخش دے گا میں نے عرض کیا بالوں کی تعدا کے برابر آپ نے فرمایا ہاں بالوں کی تعداد کے برابر

من لایحضرہ الفقیہ جلد سوم صفحہ ۲۸۵

اس کا شوہر اس مدت تک صبر نہیں کر سکتا۔ آپؑ نے فرمایا کہ اس کا شوہر اللہ سے ڈرے اور اس عورت پر جتنے ایام (متعہ) باقی رہ گئے وہ اسے بخش دے اس لئے کہ وہ بیچاری مصیبت میں مبتلا ہے اور یہ دنیا باہمی صلح و سکون کی جگہ ہے اور مومنین تقیہ میں بسر کر رہے ہیں۔

میں نے عرض کیا کہ اچھا ایام متعہ بخش دے تو پھر وہ عورت کیا کرے۔ آپؑ نے فرمایا کہ جب اس کا شوہر اس کے پاس آئے تو اس سے کہہ دے اے جناب میرے گھر والے مجھ پر جھپٹ پڑے مجھ سے اجازت نہیں لی اور بغیر میری اجازت کے میرا نکاح آپ سے کر دیا اور اب میں راضی ہوں آپ آج مجھ سے اپنا صحیح نکاح کر لیں جو میرے اور آپ کے درمیان ہو (کوئی گواہ اور شاہد نہیں ہوگا)۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک عورت متعہ کرتی ہے اور اس کے ایام متعہ پورے ہو جاتے ہیں تو عدہ کی مدت پورے ہونے سے پہلے کسی دوسرے مرد سے نکاح یا متعہ کر سکتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا تجھے اس سے کیا مطلب اس کا گناہ اس عورت پر ہے۔

(۳۶۰۰) اور صالح بن عقبہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ سے دریافت کیا کہ متعہ کرنے والے کے لئے کوئی ثواب ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اگر متعہ کرنے والا خوشنودی خدا اور جو لوگ اس سے انکار کرتے ہیں ان کے خلاف کرنے کے ارادے سے کرے تو ایک کلمہ بھی اس کی زبان سے نہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھ دے گا اور جس عورت سے متعہ کیا ہے اس کے طرف ابھی اپنا ہاتھ بھی نہ بڑھائیگا کہ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دے گا اور جب اس کے قریب جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ اور جب وہ غسل (جنابت) کرے گا تو اس کے بال سے جتنے پانی کے قطرے گرے ہیں اتنے گناہ بخش دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ بالوں کی تعداد کے برابر۔ آپؑ نے فرمایا ہاں بالوں کی تعداد کے برابر۔

(۳۶۰۱) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج آسمان پر لے

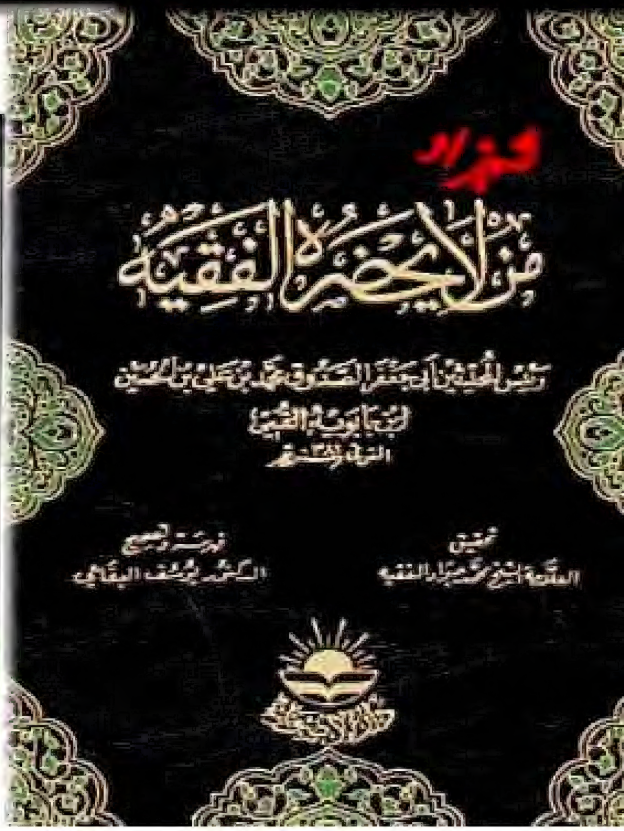

خمینی متعہ باز کے کالے کرتوت

ج ۲

كتاب النكاح

النساء فليس لهن دواء إلا البعولة، وأن لا يرد الخاطب إذا كان من يرضى خلقه ودينه وأمانته، وكان عفيفاً صاحب يسار، ولا ينظر إلى شرافة الحسب وعلو النسب، فعن علي عليه السلام عن النبي صلى الله عليه وآله: «إذا جاءكم من ترضون خلقه ودينه فزوّجوه، قلت: يا رسول الله وإن كان دنياً في نسبه؟ قال: إذا جاءكم من ترضون خلقه ودينه فزوّجوه، إلا تفعلوه تكن فتنة في الأرض وفساد كبير».

مسألة ١٠ ـ يستحب السعي في التزويج والشفاعة فيه وإرضاء الطرفين فعن الصادق عليه السلام قال: وقال أمير المؤمنين عليه السلام: أفضل الشفاعات أن تشفع بين إثنين في نكاح حتى يجمع الله بينهما، وعن الكاظم عليه السلام قال: «ثلاثة يستظلون بظل عرش الله يوم القيامة يوم لا ظل إلا

"عورت سے متعہ پیچھے کی طرف سے بھی جائز ہے۔"

"دودھ پیتی بچی کے ساتھ بھی متعہ جائز ہے۔"

فساد ما بينهما ولم يفرق كان في سخط الله عز وجل ولعنته في الدنيا والآخرة، وحرّم عليه النظر إلى وجهه».

مسألة ١١ ـ المشهور الأقوى جواز وطء الزوجة دبراً على كراهية شديدة، والأحوط تركه خصوصاً مع عدم رضاها.

مسألة ١٢ ـ لا يجوز وطء الزوجة قبل إكمال تسع سنين، دواماً كان النكاح أو منقطعاً، وأما سائر الاستمتاعات كاللمس بشهوة والضم والتفخيذ فلا بأس بها حتى في الرضيعة، ولو وطأها قبل التسع ولم يفضها لم يترتب عليه شيء غير الاثم على الأقوى، وإن أفضاها بأن جعل مسلكي البول والحيض واحداً أو مسلكي الحيض والغائط واحداً حرم عليه وطؤها أبداً لكن على الأحوط في الصورة الثانية، وعلى أيّ حال لم تخرج عن زوجيته على الأقوى،

خمینی متعہ باز اپنی کتاب تحریر الوسیلہ میں لکھتا ہے کہ

عورت کے ساتھ پیچھے کی طرف سے بھی متعہ کیا جا سکتا ہے،

"لگتا ہے کہ خمینی مردود کو پیچھے کی طرف کا مزہ لینے کا بڑا شوق تھا۔"

اس پر بھی خمینی مردود کا قلم بس نہیں ہوا بلکہ یہ تک بھی لکھ دیا کہ

دودھ پیتی بچی کے ساتھ بھی متعہ کرنا جائز ہے۔

واہ خمینی متعہ باز واہ! شیعوں کو کتنا بیوقوف بنایا ہے، ان کا مال، دولت لوٹا،

ساری زندگی متعے بھی کرتے رہے اور عورتوں کی دبریں بھی پھاڑتے رہے،

اور جاتے جاتے شیعوں کو اس کام پر لگا کر گئے کہ جو نئی بچی پیدا ہو جاری سے اس سے متعہ کرو اور۔

قرآن کریم میں متعہ کا ذکر نہیں ہے۔ 27

ممتوعہ زوجہ نہیں ہے

شیخ طوسی تہذیب الاحکام جلد ۷ ص 258 میں کہتا ہے

محمد بن أحمد بن يحيى عن العباس بن معروف عن القاسم بن عروة عن عبد الحميد الطائي عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر عليه السلام في المتعة قال: ليست من الأربع لأنها لا تطلق ولا ترث ولا تورث وإنما هي مستأجرة

یعنی امام باقر کہتے ہیں کہ وہ چار میں سے نہیں ہے کیوں کہ وہ وارث نہیں اس کی طلاق نہیں اور پھر وہ تو ٹھیکہ پر لی گئی عورت ہے

شیعہ کی معتبر ترین کتب (اصول اربعہ)

پھر امام صادق سے بھی یہ مروی ہے جو کہ شیخ طوسی نے الاستبصار جلد 3 ص 143 پر نقل کیا

وعنه عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي عن حماد ابن عثمان عن أبي بصير قال: سئل أبو عبد الله عليه السلام عن المتعة أهي من الأربع؟ قال: لا ولا من السبعين.

عنه عن الحسين بن محمد عن أحمد بن إسحاق عن سعدان بن مسلم عن عبيد بن زرارة عن أبيه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ذكر له المتعة أهي من الأربع؟ قال: تزوج منهن ألفا فإنهن مستأجرات.

یعنی امام صادق کہتے ہیں کہ یہ چار (یعنی منکوحہ عورتیں جنھیں قرآن نے زوجہ ٹھرایہ ہے) نہیں ہیں ان میں ہزار سے متعہ کر لو کیوں کہ وہ تو ٹھیکہ پر لی گئی شرمگاہیں ہیں۔

یعنی ممتوعہ زوجات میں سے نہیں ہے یہاں اربع سے مراد مستقل بیویاں ہیں جو کہ صرف چار ہی ایک وقت میں نکاح میں رہ سکتی ہیں اور قرآن کریم نے مستقل بیویوں کو زوجہ کہا ہے لیکن آپ دیکھ لیں امام بھی یہی کہتے ہیں کہ ممتوعہ زوجات میں سے نہیں ہے بلکہ یہ کرایہ یا ٹھیکہ پر لی گئی شرمگاہ ہے۔ روایات سے یہ بات صاف ہوگئی کہ شیعہ کی فقہ میں بھی اسی قرآن کریم کی بتائی گئی بیویوں میں ممتوعہ شامل نہیں ہے ۔ اور ہو بھی کیسے سکتی ہے کیونکہ بیویاں تو کوئی بھی ٹھیکہ پر نہیں لیتا اور جو ٹھیکہ پر لی جاتی ہیں وہ بیویاں نہیں ہوتیں۔

قرآن کریم میں متعہ کا ذکر نہیں ہے۔ 23

قرآن کریم میں لفظ زوجہ

وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو –(اعراف /19)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا
اے پیغمبر اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت وآرائش کی خواستکار ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کردوں
(احزاب/28)

يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِن بَعْدُ وَلَا أَن تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ
(اے پیغمبر) ان کے سوا اور عورتیں تم کو جائز نہیں اور نہ یہ کہ ان بیویوں کو چھوڑ کر اور بیویاں کرو خواہ ان کا حسن تم کو (کیسا ہی) اچھا لگے مگر وہ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہے (یعنی لونڈیوں کے بارے میں تم کو اختیار ہے) ۔ (احزاب52)

تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا
اور جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا (یہ) کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جس کو خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے۔ حالانکہ خدا ہی اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو۔ پھر جب زید نے اس سے (کوئی) حاجت (متعلق) نہ رکھی (یعنی اس کو طلاق دے دی) تو ہم نے تم سے اس کا نکاح کردیا تاکہ مومنوں کے لئے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے) میں جب وہ ان سے اپنی حاجت (متعلق) نہ رکھیں (یعنی طلاق دے دیں) کچھ تنگی نہ رہے۔ اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا (احزاب 37)

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ (انبیاء 90)
تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو ان کے (حسن معاشرت کے) قابل بنادیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے

اس آیت میں پھر سے سورہ مومنون والی بات دہرائی گئی ہے یعنی حضور علیہ السلام کو بھی دو قسم کی عورتیں حلال تھیں ایک جو ان کی ازواج تھیں دوسری باندیاں۔(آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس متعہ والی کوئی عورت نہیں تھی اس لئے یہاں لفظ زوج مستقل بیویوں کے لئے ہے) یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے بیویوں کو چھوڑنے سے بھی منع کیا جا رہا ہے جس کا مطلب ہے زوجہ سے مراد متعہ والی ٹھیکہ پر لی گئی عورت نہیں ہے کیونکہ اسے چھوڑنے (یعنی طلاق دینے کی ضرورت نہیں ہوتی)۔ اور نہ ہی اسے مستقل رکھ سکتے ہیں کیوں کہ قرآن کریم حضور علیہ السلام کو اپنی ازواج کو چھوڑنے سے منع کر رہا ہے ۔ اس لئے ثابت ہوا کہ زوجہ وہ ہوتی ہے جو مستقل نکاح میں آپ کے ساتھ ہو۔

قرآن سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی نے جہاں بھی زوجہ کا لفظ استعمال کیا ہے وہاں مراد مستقل نکاح میں عورت ہے۔قرآن کریم اپنی انداز میں یکتا ہے اس لئے ہم یہ دعوی کے ساتھ کہ سکتے ہیں کہ سورہ مومنوں کی آیت میں ازواجھم سے مراد منکوحہ بیوی ہے جو طلاق کے علاوہ جدا نہیں ہوسکتی۔ نہ کہ چند دنوں کے لئے ٹھیکہ پر لی گئی عورت۔

شیعہ عالم نعمت اللہ الجزائری اپنی کتاب "الانوار النعمانیہ" میں متعہ کا ایک عجیب و غریب واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے صرف دو درہم جتنی قلیل رقم میں متعہ جیسی عظیم عبادت ادا کی جا سکتی ہے ناک کٹنے سے بچائی جا سکتی ہے اور جنت خود پر واجب کروائی جا سکتی ہے۔

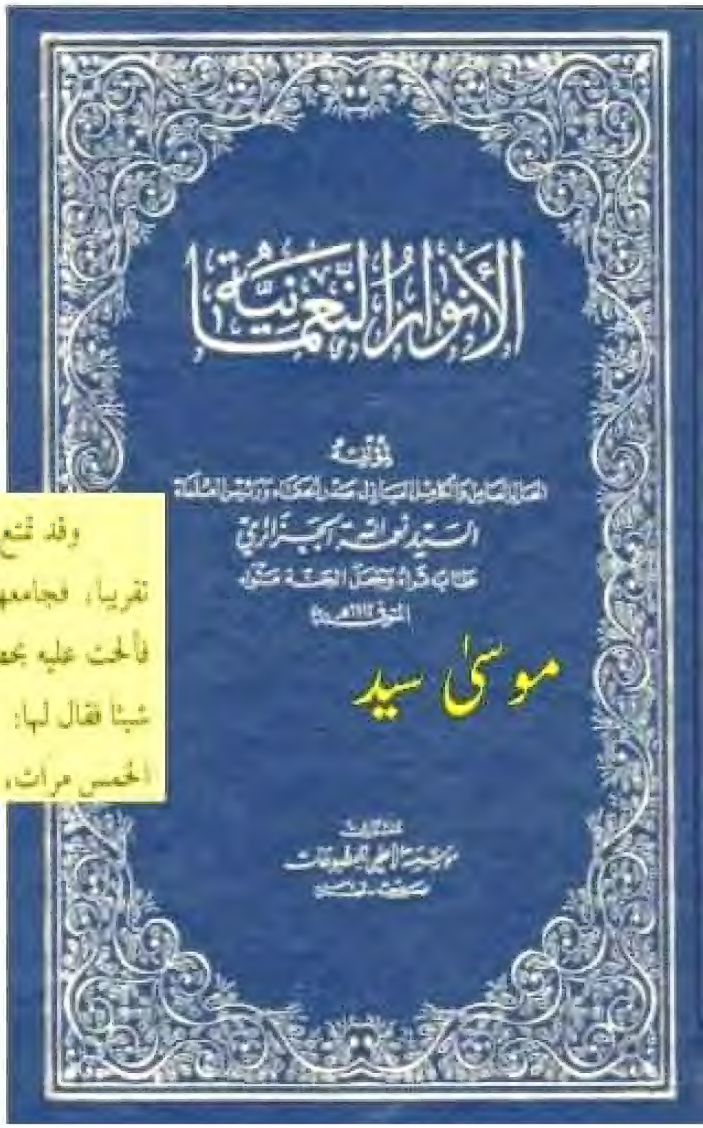

ونقل عنه ايضا انه كان جالسا تحت حائط وليس على رأسه قلنسوة فرفع يديه الى السماء وطلب من الله سبحانه ان يرزقه قلنسوة فاتفق أن وراء ذلك الجدار رجلاً كناساً كان يكنس كنيفاً وكان في تلك الكنيف خلق قلنسوة بين الفضلات، فأخذها ورماها بمسحاته فوقعت على رأس ابن الراوندي، فلما نظر اليها رأى ما عليها فأخذها ورمى بها في الهوى وقال: هذه اجعلها على رأس جبرئيلك ان كان رأسه مكشوفاً بغير قلنسوة، هكذا كان حاله مع الله تعالى.

وقد تمتع رجل من أصحابنا بإمرأة وكان ذلك الرجل فقيرا فصار القرار على درهمين تقريبا، فجامعها تلك الليلة خمس مرات فلما أصبح طالبته بالدرهمين ولم يكن عنده شيء، فألحت عليه بحضور جماعة من المؤمنين فقالت: ايها الناس انه جامعها خمس مرات ولم يعطها شيئا فقال لها: ياحبابه تعالي ثم انه نام ورفع أرجله وقال: تعالي جامعيني سبع مرات، عوض الخمس مرات، فقال الحاضرون: الحق مع العالم.

وتمتع رجل من أصحابنا امرأة في شيراز واعطاها محمديه وكان الوقت حارا فصعدنا السطح واما هو فغلق باب حجرته عليه وبقي مع المرأة [illegible]

وقد تمتع رجل من أصحابنا بإمرأة وكان ذلك الرجل فقيرا فصار القرار على درهمين تقريبا، فجامعها تلك الليلة خمس مرات فلما أصبح طالبته بالدرهمين ولم يكن عنده شيء، فألحت عليه بحضور جماعة من المؤمنين فقالت: ايها الناس انه جامعها خمس مرات ولم يعطها شيئا فقال لها: ياحبابه تعالي ثم انه نام ورفع أرجله وقال: تعالي جامعيني سبع مرات، عوض الخمس مرات، فقال الحاضرون: الحق مع العالم.

[illegible] الدراهم للعجوز وأنصرفت فلما خلي معها ورفعت الحجب نظر الي وجهها واذا لها من العمر ماتجاوز التسعين ولايتكلم الا بالدرادر لعدم الأسنان، ففكر في نفسه فانتهى فكره الى ان قال لها: ياحبابة أريد شيئا من الدهن فقامت واحضرته عنده فكشف رأسه ودهنه دهناً جيداً، فقال لها: نامي على اسم الله تعالى حتى تقضي الحاجة فنامت فقدم رأسه فقالت: ماتصنع؟ فقال: قاعدة بلادنا ان يأتون النساء برؤوسهم، فقالت: خرب الله بلادكم وهذا شيء ما يكون، فقال: انظري كيف يكون فقامت من تحته وقالت هذه دراهمك خذها لابارك الله لك فيها فلم يقبل حتى ضاعفت له الدراهم أضعافاً كثيرة بالتماس كثير حتى أخذها وخرج منها.

متعہ میں گواہی خطبہ اعلان سنت نا بھی ہو تو کیا متعہ جائز ہے

جو شخص کسی عورت سے متعہ کرنے کا ارادہ کرے تو گواہ خطبہ نکاح اور اعلان سنت ہے
اگر ایسا نا بھی کیا تو بھی جائز ہے لیکن ایسا کیا تو یہ زیادہ افضل ہے

توضیح المسائل

متعہ حرام ہے۔ شیعہ کتاب سے ثبوت
الاستبصار ص149 جلد 3

أبا جعفر (ع) يقول: كان علي (ع) يقول: لولا ما سبقني إليه ابن الخطاب ما زنى إلاّ شَقِيّ[1].

٥٠٩ ٣ ـ عنه، عن محمد بن يحيى، عن عبد الله بن محمد، عن علي بن الحكم، عن أبان بن عثمان، عن أبي مريم[2]، عن أبي عبد الله (ع) قال: المتعة نزل بها القرآن وجرت بها السنة من رسول الله (ص)[3].

٥١٠ ٤ ـ عنه، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن علي السابّي قال: قلت لأبي الحسن (ع): جُعِلْتُ فداك، إني كنت أتزوج المتعة فكرهتها وتشاءمت بها، فأعطيت الله عهداً بين الركن والمقام، وجعلت عَلَيّ في ذلك نذراً وصياماً ألاّ أتزوّجها، ثم إن ذلك شق عَلَيّ وندمت على يميني، ولكن بيدي من القوة ما أتزوّج في العلانية؟ قال: فقال لي: عاهدت الله أن لا تطيعه، والله لئن لم تُطِعْه لَتَعْصِيَنّه[4].

٥١١ ٥ ـ فأما ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى، عن أبي الجوزا[5]، عن الحسين بن علوان، عن عمرو بن خالد، عن زيد بن علي، عن آبائه عن علي (ع) قال: حرّم رسول الله (ص) لحوم الحُمُرِ الأهلية ونكاح المتعة[6].

فالوجه في هذه الرواية: أن نحملها على التقية، لأنها موافقة لمذاهب العامة، والأخبار الأولة موافقة لظاهر الكتاب، وإجماع الفرقة المحقّة على موجبها، فيجب أن يكون العمل بها دون هذه الرواية الشاذة.

٩٣ ـ بـاب
أنه لا ينبغي أن يتمتع إلا بالمؤمنة العارفة العفيفة دون المخالفة الفاجرة

٥١٢ ١ ـ محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن العباس بن موسى، عن إسحاق بن عمّار، عن أبي سارة[7] قال: سألت أبا عبد الله (ع) عنها ـ يعني

(١) التهذيب ٧، نفس الباب، ح ٥. الفروع ٣، نفس الباب، ح ٢. وفي ذيله: إلاّ شقّا، أي إلاّ قليل.
(٢) واسمه عبد الغفار بن القاسم، ولقبه: الأنصاري.
(٣) التهذيب ٧، ٢٤ ـ باب تفصيل أحكام النكاح، ح ٧. الفروع ٣، النكاح، أبواب المتعة، ح ٥. هذا وقد أجمع أصحابنا رضوان الله عليهم على أن النكاح المنقطع، وهو نكاح المتعة، سائغ في دين الإسلام لتحقق شرعيته وعلم ما يدل على رفعه.
(٤) التهذيب ٧، نفس الباب، ح ٨. الفروع ٣، نفس الباب، ح ٧. لتعصينّه: يحتمل أن المراد به الوقوع في الزنا.
(٥) واسمه العتبه بن عبد الله، ثقة، كما في الخلاصة.
(٦) التهذيب ٧، نفس الباب، ح ١٠. وفيه: حرّم رسول الله (ص) يوم خيبر... الخ.
(٧) هذا هو إمام مسجد بني هلال.

متعہ زناہ یا نکاح فیصلہ رافضیت کی کتب سے

راوی کہتا ہے میں نے امام عبداللہ علیہ السلام سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کسی عورت سے ایک بار جماع کرنے کے لیے متعہ کیا ہو تو امام نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ جماع سے فارغ ہو جائے تو عورت سے منہ پھیر لے اور اس کی طرف نا دیکھے

اس لیے کے مدت متعہ ہی ختم ہو گی ہے اور جماع سے فراغت پاتے ہیں وہ دونوں اجنبی ہو گے ہیں اس لیے ان کا ایک دوسرے کی طرف دیکھنا جائز جو نا ہوا اس لیے امام نے حکم دیا ہے منہ جلدی دوسری طرح پھیر لیا جائے تاکہ نامحرم عورت پر نظر پڑنے کی وجہ سے متعہ کے ثواب میں کچھ کمی نا ہو

الفروع من الکافی

كتاب النكاح

٤ ـ ... عن أحمد بن محمد ، عن علي بن الحكم ، عن حماد بن عثمان قال : قرأت إلى أبي الحسن عليه السلام : كم أدنى أجل المتعة حل يصوّن يتمتع الرجل بعشرة من يوم أو أقل أو أكثر ؟ قال : نعم .

٥ ـ عدة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن ابن فضال ، عن القاسم بن محمد ، عن رجل سماه قال : سألت أبا عبدالله عليه السلام عن الرجل يتزوج المرأة على شرط واحد ، فقال : لا بأس ولكن إذا قام فليسوّ وجهه ولا ينظر

﴿ باب ﴾

﴿ الرجل يتمتع بالمرأة مرارا كثيرة ﴾

١ ـ علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن زرارة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قلت له : جعلت فداك الرجل يتزوج المتعة وينقضي شرطها ثم يتزوجها رجل آخر حتى بانت منه ثم يتزوجها الأول حتى بانت منه ثلاثا وتزوجت ثلاثة أزواج يحل للأول أن يتزوجها ؟ قال : نعم كم شاء ليس هذه بمنزلة الحرة هذه مستأجرة وهي بمنزلة الإماء .

٢ ـ ... عن يحيى ، عن عدة من محمد ، عن علي بن الحكم ، عن أبان ، عن بعض أصحابه ، عن أبي عبدالله عليه السلام في الرجل يتمتع من المرأة المومسات ، قال : لا بأس يتمتع منها ما شاء .

﴿ باب ﴾

﴿ حبس المهر إذا اختلفا ﴾

١ ـ محمد بن يحيى ، عن أحمد بن محمد ، عن الحسين بن سعيد عن عمر بن أبان ، عن غير واحد من أصحابنا قال : قلت لأبي عبدالله عليه السلام : متى أدع المهر كملا وأضع عنه أن صلحني ، قال : لا يجوز أن تصلحه

عقائد رافضیت VS شہزاد

معجزہ
لفظ اللہ میں پنجتن کا ظہور
لفظ اللہ کو غور سے پڑھیں!

۱؎ عیدِ غدیر (۱۸ ذی الحجہ) کے موقع پر
بے نظیر شب بیداری اجتماعی "متعہ دوریہ"
عباس علمبردار کے جھنڈے کے تلے آؤ۔ آؤ اور فیض پاؤ

یا علیؑ مدد

۱؎ تحفۃ العوام و دیگر معتبر اسناد کے ذریعے امام رضاؑ کا قول ہے کہ:۔
مقام غدیر خم (گھاٹی) میں ۱۸ ذی الحجہ کو حضرت علیؑ کی فضیلت بیان کی گئی اور رسولؐ نے ان کو مولا "اولا بالتصرف" قرار دیا، یعنی اس مولا کو ہر قسم کا حق حاصل ہو گیا۔ فرمایا گیا "مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ عَلِیٌّ مَوْلَاہُ" "جس کا میں مولا، اس کا علی مولا" چنانچہ اس فضیلت کی بنا پر ۱۸ ذی الحجہ کو یوم "عید غدیر" ٹھہرایا گیا خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ عید غدیر کے ان تین دنوں میں شیعانِ علیؑ کے کوئی گناہ نہ لکھے جائیں خواہ وہ کچھ بھی کریں۔

اجتماعی متعہ دوریہ

○ کنوارے یا غیر کنوارے مومنین جب چاہیں متعہ کی مذکورہ شرائط کے تحت صرف بانجھ مومنہ سے اجتماعی متعہ دوریہ کر سکتے ہیں کہ یہ اجتماعی ثواب کا باعث ہوگا (باب المتعہ جامع الکافی) مصائب النواصف از علامہ نور اللہ شوستری "شہید ثالث" کے حوالے سے تحریر ہے کہ.....
..... ہمارے شیعوں کی طرف منسوب ہے کہ انہوں نے بہت سے مردوں کا ایک عورت سے ایک رات میں متعہ کرنا جائز کہا ہے۔ خواہ اس عورت کو حیض آتا ہو، یا نہ آتا ہو تو اس سلسلے میں معترض نے بعض قیود میں خیانت کی ہے (جو شیعہ متعہ دوریہ میں لگاتے ہیں) ہمارے اصحاب شیعہ نے متعہ دوریہ اس عورت کے ساتھ مختص کیا ہے جسے حیض نہ آتا ہو، یہ عمل عام نہیں ہے کہ ہر عورت کے ساتھ کیا جائے خواہ وہ آئسہ ہو یا غیر آئسہ (بانجھ)

تجدید و تعارف متعہ

○ کسی شیعہ مومن اور مومنہ کا کچھ رقم یا کسی اور شے کے معاوضہ پر معاملہ طے کر لینے پر کچھ وقت یا زیادہ وقت پر جب چاہے، خفیہ خاص جنسی تعلق قائم کرنا "انفرادی متعہ" کہلائے گا۔ یہ عین ثواب ہے کیونکہ اس میں نہ گواہوں کی ضرورت ہے نہ اس میں طلاق ہوتی ہے نہ نان نفقہ ہوتا ہے، نہ حقوق زوجیت کی طرح باہم وراثت ہوتی ہے، یہ تو صرف آئمہ کے طریقہ کی ترویج کے طور پر ثواب کی نیت سے کیا جاتا ہے۔

اے مومنین و مومنات! متعہ مولیٰ علیؑ اور آئمہ معصومین کا بے حد پسندیدہ اور مرغوب ترین طریقہ ہے اور اسکی پیروی کرنے والا ہر مرد و عورت مولیٰ علیؑ اور آئمہ معصومینؑ و مطہرین و امام مہدی الغائبؑ کی شفاعت کا بھرپور حق دار بن جائے گا، اور ان کی خوشنودی کی خاطر کوئی فرد ملت جعفریہ کا محروم نہ رہ جائے، چنانچہ تمام مجتہدین امامیہ نے متفقہ طور پر مثل سالہائے گذشتہ امسال بھی رات بھر اجتماعی متعہ دوریہ کا شغل بپا کرنے کا طے کیا ہے کہ عید غدیر (۱۸ ذی الحجہ) کو تمام مومنین و مومنات اپنے اپنے علاقے کے امام بارگاہ میں تشریف لائیں اور برائے مہربانی اس کار خیر کے وسیع پیمانے پر نفاذ کے لئے اس دعوت کو زیادہ سے زیادہ مشتہر کریں تاکہ تمام مومنین و مومنات اپنے حلقہ احباب، اور عزیز و اقارب کو بھی اس کار خیر سے فیض یاب کرا کے شرف امامؑ اور زیادہ ثواب حاصل

حضرت ابن عباس کا جواز متعہ سے رجوع

شیخ البانی فرماتے ہیں :
حضرت عبد اللہ بن عباس سے جواز متعہ سے رجوع بھی روایت کیا گیا ھے مگر وہ روایت ضعیف ھے ۔ شیخ البانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رجوع عن جواز المتعۃ والی روایت کی تحقیق اور تخریج کی ھے جس کاخلاصہ کلام شیخ البانی نے یوں بیان کیا ھے :
وجملة القول: أن ابن عباس رضى الله عنه روى عنه فى المتعة ثلاثة أقوال:
الأول: الإباحة مطلقا. الثانى: الإباحة عند الضرورة. والآخر: التحريم مطلقا،
وهذا مما لم يثبت عنه صراحة , بخلاف القولين الأولين , فهما ثابتان عنه.
خلاصہ کلام : یہ ھیکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے متعہ کی بابت تین اقوال مروی ہیں۔
1 ۔ پہلا قول : متعہ مطلقا جائز ھے ،
2 ۔ دوسرا قول : متعہ بوقت ضرورت جائز ھے ،
3 ۔ تیسرا قول : متعہ مطلقا حرام ھے ،
شیخ البانی فرماتے ہیں کہ متعہ کی حرمت والا قول ابن عباس سے صراحۃ ثابت نہی ھے جبکہ متعہ کی اباحت والے دونوں اقوال ابن عباس سے صراحت کیساتھ ثابت ھے ۔
ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل //جلد6//صفحہ319// رقم : 1903 //
شیخ البانی اہل سنت کے معروف و معتبر عالم دین ہیں۔

شیخ البانی نے کس روایت کے بارے میں کہا ہے کہ وہ ضعیف روایت ہے۔؟
میرے گذشتہ پیجز میں کس پیج پر ہے؟ نشاندھی کردیں تو میں مزید تحقیق کرسکوں۔ 🙏

حضرت ابن عباس کا رجوع فرمانا مختلف روایات سے ثابت ہے۔ مزید روایات آگے پیش کی جائیں گی۔

تحقیق وانصاف کی عدالت میں
مظلوم اہل بیت (علیہم السلام) کا مقدمہ

معروف مجتہد عالم سید حسین موسوی نجفی کی مشہور عربی کتاب
"کشف الأسرار وتبرئة الأئمة الأطهار" کا رواں اور سلیس ترجمہ

مترجم:
ابو کلثوم ہندی

شیعہ کے اعتراضات کے جوابات
کے لیے ابھی وزٹ کریں
www.SunniLibrary.com

ناشر
امام جعفر صادق (علیہ السلام) اکیڈمی، لکھنؤ

متعہ کی حرمت

سچائی یہ ہے کہ دور جاہلیت میں متعہ مباح تھا، اسلام کے آنے کے بعد ایک مدت تک اس کی حلت باقی رہی، پھر غزوہ خیبر کے موقع پر اس کو حرام قرار دے دیا گیا، مگر شیعہ اور ان کے جمہور فقہاء کے نزدیک یہ مشہور ہے کہ متعہ کو حرام قرار دینے والے حضرت عمر ابن الخطاب ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ خیبر کے موقع پر ہی متعہ حرام ہو گیا تھا۔

امیر المؤمنین (علیہ السلام) کا ارشاد ہے: "اللہ کے رسول (ﷺ) نے خیبر کے موقع پر پالتو گدھے کے گوشت، اور متعہ کو حرام قرار دیا۔" (۱)

حضرت ابو عبداللہ (علیہ السلام) سے دریافت کیا گیا: "کیا عہد رسالت میں مسلمان بغیر گواہ کے نکاح کیا کرتے تھے"؟

انھوں نے جواب دیا: ہرگز نہیں۔ (۲)

(۱) تہذیب ۲/۱۸۶، الاستبصار ۳/۱۴۲، وسائل الشیعہ ۱۴/۴۴۱ (۲) تہذیب ۲/۱۸۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس پر طوسی نے یہ حاشیہ چڑھایا کہ ان کی مراد اس سے مستقل نکاح کی نہیں تھی بلکہ اس سے انھوں نے متعہ مراد لیا تھا، اسی لیے اس روایت کو متعہ کے باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

ان دونوں روایتوں سے متعہ کا منسوخ اور حرام ہونا ثابت ہوتا ہے، امیر المؤمنین (علیہ السلام) اس کی حرمت نبی کریم (ﷺ) کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امیر المؤمنین خیبر کے موقع سے متعہ کی حرمت کے قائل ہیں، اور بلاشبہ دیگر ائمہ کو متعہ کا علم اس کی حرمت کے علم کے بعد ہی ہوا ہے۔

متعہ کی حرمت کے دلائل

ہم یہاں پر ان احادیث اور دلائل کو ذکر کرتے ہیں جن سے متعہ کی حرمت ثابت ہوتی ہے، ساتھ ہی ائمہ کرام کی جانب منسوب ان اقوال کو بھی ذکر کریں گے جن میں متعہ کی ترغیب دی گئی ہے، جس کی وجہ سے ایک مسلمان اس کشمکش میں پڑ جاتا ہے کہ آیا وہ متعہ کرے یا نہ کرے؟

اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ وہ قطعاً متعہ نہ کرے اس لیے کہ یہ حرام ہے، جس کی صراحت امیر المؤمنین کی طرف سے بھی ثابت ہو چکی ہے، اور جہاں تک ان روایتوں کا تعلق ہے جن میں متعہ کی حلت بیان کی گئی ہے اور ان کی نسبت ائمہ کرام کی جانب کی گئی ہے، تو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ وہ ساری روایتیں جھوٹی ہیں اور گڑھ کر ائمہ کرام کی جانب منسوب کر دی گئی ہیں، کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ ائمہ کرام کسی ایسی چیز کی مخالفت کریں جس کی حرمت کا حکم نبی کریم (ﷺ) نے اور پھر ان کے بعد امیر المؤمنین نے دیا ہو۔ اور ائمہ کرام وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے یہ علم اپنے بزرگوں سے حاصل کیا ہے۔

متعہ حرام ہے۔۔ شیعہ کتاب سے ثبوت

وَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ
عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ ع قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ص يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَ
نِكَاحَ الْمُتْعَةِ

لی علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھے اور متعہ کو حرام قرار
ے دیا۔ (وسائل الشیعہ کتاب النکاح)

[٢١٢٥٨] ٣٠ ـ وعن شعبة بن مسلم قال : سألت عمرو بن أبي بكير فسألتهما عن المتعة ؟ فقالت : تمتعنا على عهد رسول الله (صلى الله عليه وآله) .

[٢١٢٥٩] ٣١ ـ وعن أبي نضرة ، عن جابر قال : تمتعنا مع رسول الله (صلى الله عليه وآله) وأبي بكر ، وقال : ما زلنا نتمتع حتى نهى عنها عمر .

[٢١٢٦٠] ٣٢ ـ محمد بن الحسن بإسناده (عن محمد بن أحمد بن يحيى ، عن أبي جعفر) (١) ، عن أبي الجوزاء ، عن الحسين بن علوان ، عن عمرو بن خالد ، عن زيد بن علي ، عن آبائه ، عن علي (عليهم السلام) قال : حرم رسول الله (صلى الله عليه وآله) يوم خيبر لحوم الحمر الأهلية ونكاح المتعة .

أقول : حمله الشيخ وغيره (٢) على التقية ، يعني في الرواية الأولى إباحة المتعة من ضروريات مذهب الإمامية ، ويقتضي ما يدل على ذلك (٣) ، ويبقى ما يدل عليه (٤) والأمر بفعل الشئ والكراهة مع القطع .

٢ ـ باب استحباب المتعة وما ينبغي قصده بها

[٢١٢٦١] ١ ـ محمد بن علي بن الحسين بإسناده عن بكير بن محمد ، عن أبي

---

(١) في التهذيب : عن محمد بن علي .
(٢) راجع وسيلة العلوم ٥ : ٤٥٤ وفرائد الأصول ٢ : ٥٥ .
(٣) تقدم في الباب ١ من أبواب ما يحرم بالكفر .
(٤) يأتي في الأبواب ٢٠ ـ ٢٥ من الأبواب الآتية وفي الفقيه ٣ من الباب ٥١ من أبواب النكاح منه .

قوله ٣
ج ١٤ ص ٤٥٤

١ ـ التهذيب ٧ : ٢٥١ / ١١٠٣ .

یہ روایت رافضیت کی بڑی کتب، الاستبصار، فرع الکافی، وسائل الشیعہ میں معجود ہے

حضرت زید بن علی اپنے آبائواجداد حضرت علی رض سے روایت کرتے ہیں
حضرت محمد ﷺ نے خیبر کے دن پالتوں گدھوں کا گوشت اور نکاح متعہ کو حرام کر دیا تھا

سکین میں اس روایت کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے

بلاشبہ یہ روایات تقیہ کے مقام کی ہے جیسا کہ شیعہ کے مخالفین کا مزہب ہے
اور جس نے بھی ہمارے آئمہ علیم السلام کی روایت سنی ہے ان کا عقیدہ متعہ کی حلت کا تھا سو اس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں

توضیح المسائل

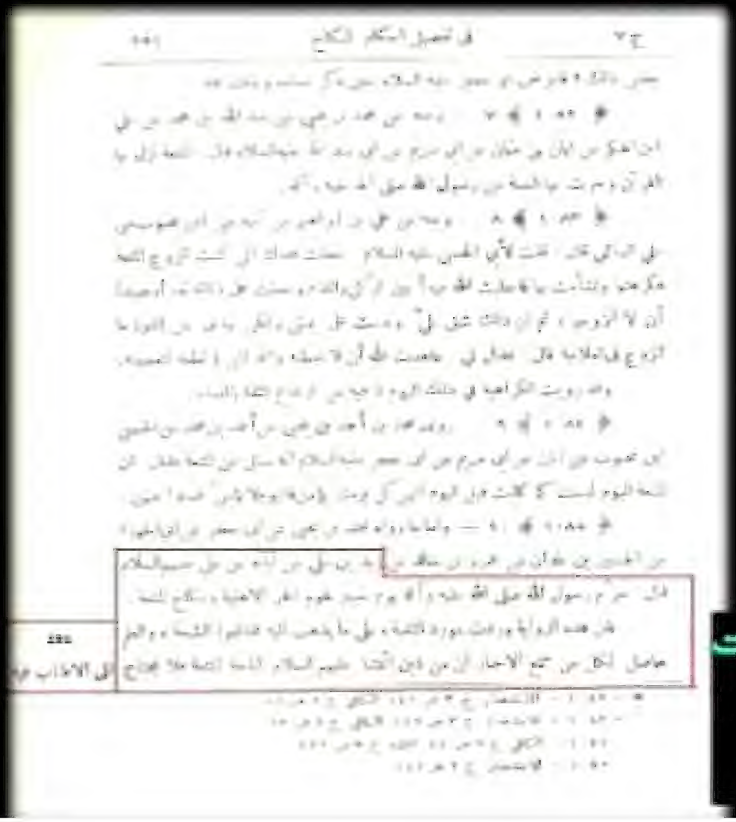

عقائد رافضیت
VS
شہزاد

متعہ حرام ہے۔ شیعہ کتاب سے ثبوت
الاستبصار ص149 جلد 3

أبا جعفر (ع) يقول: كان علي (ع) يقول: لولا ما سبقني إليه ابن الخطاب ما زنى إلاّ شَقِيٌّ[1].

٥٠٩ ٣ ـ عنه، عن محمد بن يحيى، عن عبد الله بن محمد، عن علي بن الحكم، عن أبان بن عثمان، عن أبي مريم[2]، عن أبي عبد الله (ع) قال: المتعة نزل بها القرآن وجرت بها السنة من رسول الله (ص)[3].

٥١٠ ٤ ـ عنه، عن علي بن إبراهيم، عن أبيه، عن ابن محبوب، عن علي السابي قال: قلت لأبي الحسن (ع): جُعِلْتُ فداك، إني كنت أتزوج المتعة فكرهتها وتشاءمت بها، فأعطيت الله عهداً بين الركن والمقام، وجعلت عَلَيّ في ذلك نذراً وصياماً ألاّ أتزوّجها، ثم إن ذلك شق عَلَيَّ وندمت على يميني، ولكن بيدي من القوة ما أتزوّج في العلانية؟ قال: فقال لي: عاهدت الله أن لا تطيعه، والله لئن لم تُطِعْه لَتَعْصِيَنّه[4].

٥١١ ٥ ـ فأما ما رواه محمد بن أحمد بن يحيى، عن أبي الجوزا[5]، عن الحسين بن علوان، عن عمرو بن خالد، عن زيد بن علي، عن آبائه عن علي (ع) قال: حرّم رسول الله (ص) لحوم الحُمُرِ الأهلية ونكاح المتعة[6].

فالوجه في هذه الرواية: أن نحملها على التقية، لأنها موافقة لمذاهب العامة، والأخبار الأولة موافقة لظاهر الكتاب، وإجماع الفرقة المحقّة على موجبها، فيجب أن يكون العمل بها دون هذه الرواية الشاذة.

٩٣ ـ بـاب
أنه لا ينبغي أن يتمتع إلا بالمؤمنة العارفة العفيفة دون المخالفة الفاجرة

٥١٢ ١ ـ محمد بن يعقوب، عن محمد بن يحيى، عن أحمد بن محمد، عن العباس بن موسى، عن إسحاق بن عمّار، عن أبي سارة[7] قال: سألت أبا عبد الله (ع) عنها ـ يعني

(١) التهذيب ٧، نفس الباب، ح ٥. الفروع ٣، نفس الباب، ح ٢. وفي ذيله: إلاّ شقّا، أي إلاّ قليل.
(٢) واسمه عبد الغفار بن القاسم، ولقبه: الأنصاري.
(٣) التهذيب ٧، ٢٤ ـ باب تفصيل أحكام النكاح، ح ٧. الفروع ٣، النكاح، أبواب المتعة، ح ٥. هذا وقد أجمع أصحابنا رضوان الله عليهم على أن النكاح المنقطع، وهو نكاح المتعة، سائغ في دين الإسلام لتحقق شرعيته وعدم ما يدل على رفعه.
(٤) التهذيب ٧، نفس الباب، ح ٨. الفروع ٣، نفس الباب، ح ٧. لتعصينّه: يحتمل أن المراد به الوقوع في الزنا.
(٥) واسمه المثنى بن عبد الله، ثقة، كما في الخلاصة.
(٦) التهذيب ٧، نفس الباب، ح ١٠. وفيه: حرّم رسول الله (ص) يوم خيبر... الخ.
(٧) هذا هو إمام مسجد بني هلال.

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"نکاح متعہ" قیامت تک حرام ہے۔
(اہل سنت و اہل تشیع کی معتبر کتب)

حضرت علی رض سے روایت ھے کے خیبر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے اور نکاح متعہ کو حرام قرار دے دیا ۔

اہل سنت کی معتبر کتب

1. صحیح بخاری حدیث نمبر 4216، 5115، 5523، 6961
2. صحیح مسلم حدیث نمبر 3431، 2433، 3434، 3435، 5005۔
3. جامع ترمذی حدیث نمبر 1794۔
4. سنن نسائی حدیث نمبر 3373، 3374، 4346، 4347۔
5. سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1961۔

یہ حدیث متفق علیہ فریقین ہے، اس لئے حدیث کی صحت سے انکار کی کوئی گجائش نہیں ہے۔

اہل تشیع کی معتبر کتب

1. تہذیب الاحکام ص 251 جلد 7۔
2. الاستبصار ص 149 جلد3۔
3. وسائل الشیعہ کتاب النکاح 32/24387۔

🌹 اہل سنت اور اہل تشیع دونوں کی کتب میں یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ 🤔

🌹 دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ فریقین کی کتب میں یہ روایت تقریباً ایک جیسے الفاظ کے ساتھ ہی منقول ہے۔ 🤔

یہ روایت رافضیت کی بڑی کتب، الاستبصار، فرع الکافی، وسائل الشیعہ میں معجود ہے

حضرت زید بن علی اپنے آبائواجداد حضرت علی رض سے روایت کرتے ہیں
حضرت محمد ﷺ نے خیبر کے دن پالتوں گدھوں کا گوشت اور نکاح متعہ کو حرام کر دیا تھا

سکین میں اس روایت کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے

بلاشبہ یہ روایات تقیہ کے مقام کی ہے جیسا کہ شیعہ کے مخالفین کا مزہب ہے
اور جس نے بھی ہمارے آئمہ علیم السلام کی روایت سنی ہے ان کا عقیدہ متعہ کی حلت کا تھا سو اس کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں

توضیح المسائل

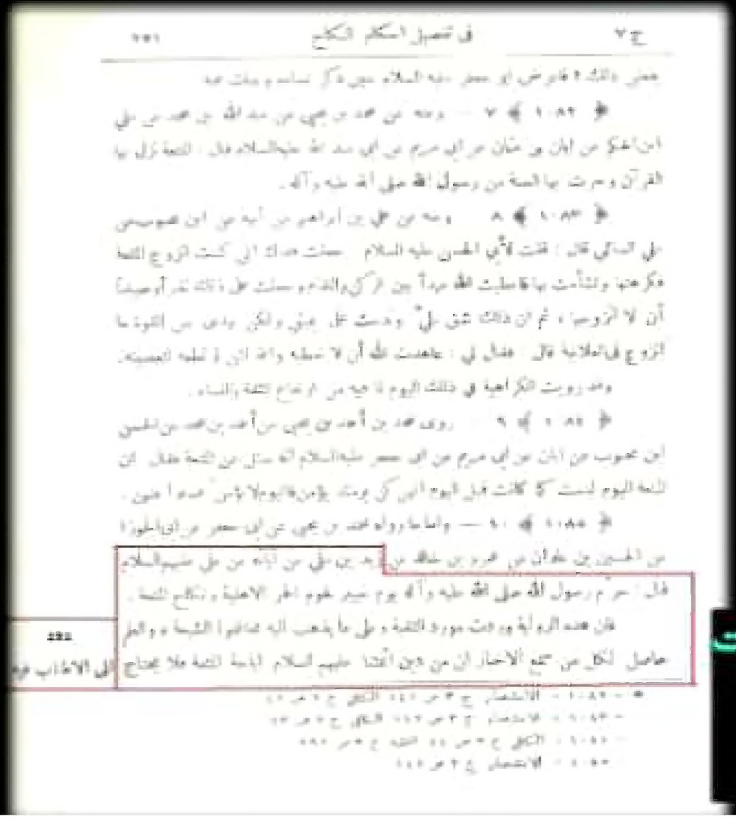

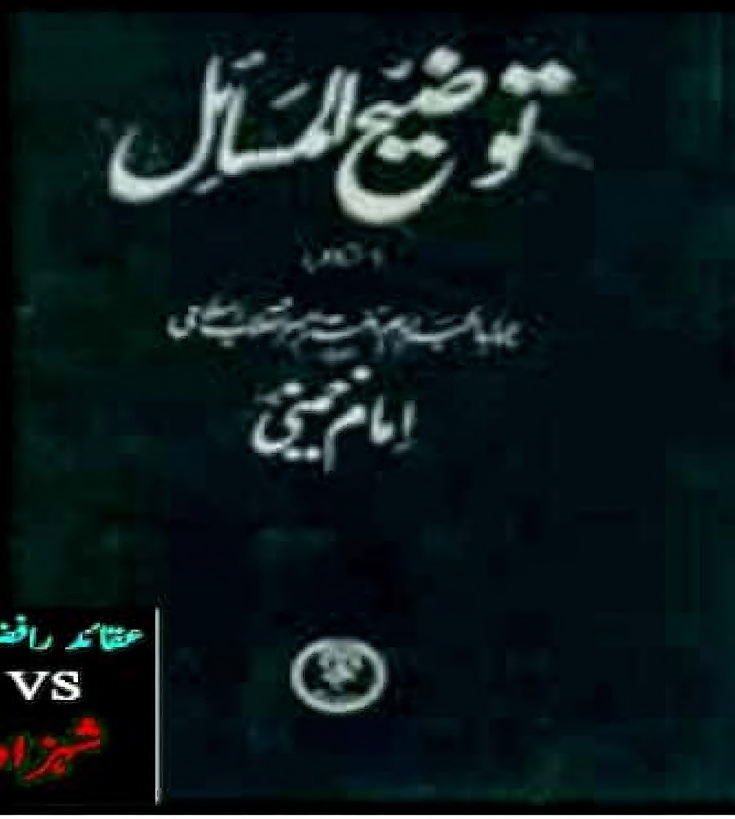

عقائد رافضیت
VS
شہزاد

قرآن کریم میں متعہ کا ذکر نہیں ہے۔ 24

سورہ مومنوں اور حرمت متعہ

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٥﴾
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٦﴾
فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٧﴾

اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔
مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی مِلک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں۔
اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (خدا کی مقرر کی ہوئی حد سے) نکل جانے والے ہیں۔
(سورت مؤمنون 5,6,7)

تقریبن تمام مفسرین نے ان آیات کو حرمت متعہ کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے جو کہ ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔

تفسير القرآن – عبد الرزاق الصنعاني – ج ٣ – الصفحة ٤٤
عبد الرزاق قال أنا معمر عن الزهري قال سألت القاسم بن محمد بن أبي بكر عن متعة النساء فقال إني لأرى تحريمها في القرآن قال قلت فأين قال والذين هم لفروجهم حافظون هذا إلا على أزواجهم أو ما ملكت أيمانهم فإنهم غير ملومين فمن ابتغى وراء ذلك فأولئك هم العادون
یعنی قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق سے متعہ کے بارے میں پوچھا کیا تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم نے اسے حرام کردیا ہے راوی نے پوچھا کیسے انہوں نے آیت
و الذین ہم لفروجھم پڑھی۔

احكام القرآن – ابن العربي – ج ٣ – الصفحة ٣١٦
هذه الآية دليل على تحريم نكاح المتعة لأن الله قد حرم الفرج إلا بالنكاح أو بملك اليمين والمتمتعة ليست بزوجة وهذا يضعف فإنا لو قلنا إن نكاح المتعة جائز فهي زوجة إلى أجل ينطلق عليها اسم الزوجة
ابن عربی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حرمت متعہ پر دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالی نے نکاح مستقل اور باندیوں کے علاوہ شرمگاہ حرام کردی ہے اور ممتوعہ زوجہ نہیں ہے اور جو کہتے ہیں کہ نکاح متعہ والی زوجہ ہے مقررہ مدت تک لیکن وہ صرف نام کی بیوی ہوتی ہے
کیوں کہ وہ ایک زوجہ والے حقوق نہیں رکھتی اور پھر اس سے صرف جنسی عمل پورا کیا جاتا ہے باقی کچھ نہیں۔

تفسير الرازي – الرازي – ج ٢٣ – الصفحة ٨١
هذه الآية تدل على تحريم المتعة على ما يروى عن القاسم بن محمد الجواب: نعم وتقريره أنها ليست زوجة له فوجب أن لا تحل له، وإنما قلنا إنها ليست زوجة له لأنهما لا يتوارثان بالإجماع ولو كانت زوجة له لحصل التوارث لقوله تعالى: * (ولكم نصف ما ترك أزواجكم) * (النساء: 12) وإذا ثبت أنها ليست بزوجة
امام رازی کہتے ہین کہ یہ آیت متعہ کی حرمت پر دلیل ہے قاسم بن محمد روایت سے۔ امام رازی کہتے ہیں کہ یہ صحیح ہے کیوں کہ ممتوعہ زوجہ نہیں ہوسکتی اور میں جو کہتا ہوں کہ یہ زوجہ نہیں ہوسکتی اس کی وجہ ہے کہ وہ نہ تو وارث ہوسکتی ہے اس پر اجماع ہے جب کہ زواج کو وراثت ملتی ہے جیسے اللہ تعالی نے فرمایاولکم نصف ما ترک ازواجکم) * (النساء: 12) اور یہ ثبوت ہے کہ یہ زوجہ نہیں ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"نکاح متعہ" قیامت تک حرام ہے۔
(اہل سنت و اہل تشیع کی معتبر کتب)

حضرت علی رض سے روایت ھے کے خیبر کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے اور نکاح متعہ کو حرام قرار دے دیا ۔

اہل سنت کی معتبر کتب

1. صحیح بخاری حدیث نمبر 4216، 5115، 5523، 6961
2. صحیح مسلم حدیث نمبر 3431، 2433، 3434، 3435، 5005۔
3. جامع ترمذی حدیث نمبر1794۔
4. سنن نسائی حدیث نمبر 3373، 3374، 4346، 4347۔
5. سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1961۔

یہ حدیث متفق علیہ فریقین ہے، اس لئے حدیث کی صحت سے انکار کی کوئی گجائش نہیں ہے۔

اہل تشیع کی معتبر کتب

1. تہذیب الاحکام ص 251 جلد 7۔
2. الاستبصار ص 149 جلد3۔
3. وسائل الشیعہ کتاب النکاح 32/24387۔

🌹 اہل سنت اور اہل تشیع دونوں کی کتب میں یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ 🤔

🌹 دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ فریقین کی کتب میں یہ روایت تقریباً ایک جیسے الفاظ کے ساتھ ہی منقول ہے۔ 🤔

22 قرآن کریم میں متعہ کا ذکر نہیں ہے۔

قرآن کریم نے کن عورتوں سے مباشرت کی اجازت دی ہے؟

قرآن میں عورت سے جماع کے صرف دو طریقے ہیں۔
1- اپنی زوجہ سے
2۔ باندیوں سے
اس کے علاوہ کسی بھی طرح کا جماع زنا ہے اور اس کی سزا موجود ہے۔

وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ(٥)
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ(6)
(سورہ المومنون)

اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔ مگر اپنی بیویوں سے یا (کنیزوں سے) جو ان کی مِلک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے دو قسم کی عورتیں حلال کیں ہیں ایک وہ جو آپ کے نکاح مستقل میں ہو دوسری آپ کی باندیاں ۔
""ازواجھم" سے مراد نکاح مستقل والی بیویاں ہیں جس کا ثبوت خود قرآن کریم میں موجود ہے کہ اس پاک کتاب میں جہاں پر بھی ""ازواج" کا لفظ استعمال ہوا ہے وہاں مراد ""مستقل بیوی" ہے ۔